THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Saturday, the March 08, 2025
(347th Session)
Volume III, No. 02
(Nos.01-03)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad
Volume III — SP.III(02)/2025
No. 02 — 15

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 1
2. Oath Taking by the Member Elect 2
3. Motion under Rule 203 moved by Senator Sherry Rehman for dispensation of Rules 2
   - Senator Aon Abbas 3
4. Ruling of the Chair pertaining to the consecutive non-compliance of Production Orders for incarcerated Member, Senator Ejaz Chaudhry ... 8
   - Senator Syed Shibli Faraz, Leader of the Opposition 10
   - Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui 14
   - Senator Sherry Rehman 16
   - Senator Kamran Murtaza 22
   - Senator Mohammad Humayun Mohmand 25
   - Senator Naseema Ehsan 28
   - Senator Saifullah Abro 29
5. Motion under Rule 263 moved for dispensation of Rules 34
6. Resolution moved by Senator Sherry Rehman on International Women's Day 34
   - Senator Kamil Ali Agha 41
   - Senator Raja Nasir Abbas 43

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Saturday, the March 08, 2025

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at three minutes past twelve noon with Mr. Chairman (Syed Yousaf Raza Gilani) in the Chair.

<u>Recitation from the Holy Quran</u>

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ
عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ
بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ؕ تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ؕ
اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ؕ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۹۲﴾

ترجمہ: اور جب اللہ سے عہد (واثق) کرو تو اس کو پورا کرو اور جب پکی قسمیں کھاؤ تو ان کو مت توڑو کہ تم اللہ کو اپنا ضامن مقرر کر چکے ہو اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس کو جانتا ہے اور اس عورت کی طرح نہ ہونا جس نے محنت سے تو سوت کاتا پھر اس کو توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا کہ تم اپنی قسموں کو آپس میں اس بات کا ذریعہ بنانے لگو کہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے زیادہ غالب رہے۔

بات یہ ہے کہ اللہ تمہیں اس سے آزماتا ہے اور جن باتوں میں تم اختلاف کرتے ہو قیامت کو اس کی حقیقت تم پر ظاہر کر دے گا۔ سورۃ النحل (آیات ۹۱ تا ۹۲)

سینیٹر کامران مرتضیٰ: جناب چیئرمین! میں نے ایک ضروری بات کرنی ہے۔

<u>Oath Taking by the Member Elect</u>

جناب چیئرمین: پہلے ایک oath taking ہے وہ ہو جائے then he is a stranger in the House. جب تک oath نہ ہو جائے۔

I now call upon Mr. Asad Qasim, newly elected member of the Senate to make oath.

(Desk thumping)

(Oath taking of Senator Asad Qasim)

Mr. Chairman: Please come here and sign the roll of members.

(Desk thumping)

Mr. Chairman: Senator Sherry Rehman sahiba, please move the motion for dispensation of the Question Hour.

<u>Motion under Rule 203 moved by Senator Sherry Rehman for dispensation of Rules</u>

سینیٹر شیری رحمان: چیئرمین صاحب! شکریہ۔ Firstly, welcome back

It is good to see you back in the home. جیسے آپ ہم سب کو کہتے ہیں۔ House.

آپ کی اور ہاؤس کی اجازت سے میں question hour کو suspend کرنے کی motion move کرنا چاہتی ہوں کیونکہ آج ہمارے سامنے کافی اور بزنس ہے۔

It is hereby moved under Rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012 that the requirements of Rule 41 of the said Rules regarding Question Hour may be dispensed with for today's sitting of the Senate.

Mr. Chairman: I put this motion to the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Senator Aon Abbas sahib.

<u>Senator Aon Abbas</u>

سینیٹر عون عباس: آعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ چیئرمین صاحب! سب سے پہلے میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا۔ جیسا کہ شیری رحمان صاحبہ نے کہا it is good to have you back. We missed you a lot.

Mr. Chairman: She was talking about both of us.

سینیٹر عون عباس: میں آپ کی بات کر سکتا ہوں۔ I will not talk about myself. آپ کو اس chair پر دیکھ کر خوشی ہوئی۔ It is very fine. دوسری بات، آپ کا شکریہ جو کل آپ نے میرے اور اعجاز چوہدری صاحب کے حوالے سے ایک statement جاری کی، جو آپ نے ایک principle stand لیا جس میں آپ نے کہا کہ اگر ان دو اراکین سینیٹ کو سینیٹ میں نہیں لایا جاتا تو میں ہاؤس کو chair نہیں کروں گا اور بزنس نہیں چلے گا۔ آپ کا یہ principled stand تھا۔ یہ جو chairmanship ہے، یہ آتی جاتی رہے گی، تین سال گزرتے پتا بھی نہیں چلے گا لیکن تاریخ میں نام ان لوگوں کے یاد رکھے جاتے ہیں جو اپنی legacy build کرتے ہیں۔ آپ نے یہ moral stand لے کر اپنی legacy build کی ہے۔ یہ وہی legacy ہے جو عمران خان صاحب اڈیالہ جیل میں build کر رہے ہیں۔ میں اس کے لیے بھی آپ کو appreciate کرتا ہوں کہ you have taken a very right stand for every one of us. Before I go on, I must thank my leader of the Opposition, Shibli Faraz *sahib* جنہوں نے پرسوں میرے issue کو timely raise کیا جس کے بعد اچانک میڈیا میں آیا اور چیز viral ہو گئی۔ I would also like to thank my parliamentary leader, Ali Zafar sahib, the way he took a stand اور جس طریقے سے انہوں نے میرے issue کو raise کیا۔ I must appreciate Mr. Deputy Chairman Senate آج اگر وہ ہمارے ساتھ یہاں بیٹھے ہوتے تو میں ان کی بھی تعریف کرتا۔ انہوں نے میرے حوالے سے اعظم نذیر تارڑ صاحب کو جو حکم صادر کیا اور اس کے بعد اعظم نذیر تارڑ صاحب نے جو کیا، میرے حوالے سے جو stand لیا، جس کے بعد مجھ پر تھوڑی سی زیادتیاں اور سختیاں کم ہونی شروع ہو گئیں۔ I am also thankful to Azam Tarar

sahib for taking a stand and the whole House, every one. میرے جتنے بھی سینیٹرز بیٹھے ہیں، میں آپ سب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

چیئرمین صاحب! پرسوں چھ مارچ کو صبح آٹھ، ساڑھے آٹھ بجے میں اپنے گھر پر سو رہا تھا۔ Apparently اس دن سینیٹ کا سیشن تھا۔ رات کو دس، ساڑھے دس بجے order pass ہوا کہ صبح most likely گیارہ بجے سیشن ہے۔ چونکہ رمضان کا وقت ہے تو رات کو already ایک commitment planned تھی جمعرات والے دن کے لیے تو میں نے سینیٹ سیکرٹریٹ کو ایک لیٹر لکھ دیا کہ اس دن کے میرے ایجنڈا نمبر 14 کو next day کے لیے defer کر دیا جائے کیونکہ میں شاید نہ آسکوں۔ It is fortunate or unfortunate کہ میں اگر سیشن attend کر لیتا تو شاید یہ واقعہ نہ ہوتا، میں یہاں بیٹھا ہوتا اور شاید آپ یہاں نہ بیٹھے ہوتے۔ But it happened کہ میں اس دن گھر پر تھا۔ صبح ساڑھے آٹھ بجے کوئی بیس کے قریب لوگ میرے گھر آئے۔ پہلے انہوں نے front کا دروازہ توڑا، اس کے بعد سارے نوکروں کو باندھ کر پرے پھینک دیا۔ یہ operation ایک joint operation تھا یعنی میری فیکٹری اور جو میرا دفتر ہے، وہاں پر بھی کوئی بیس پچیس لوگ گئے کیونکہ ان کو شک تھا کہ شاید میں وہاں سو رہا ہوں گا جبکہ بیس پچیس لوگ اِدھر آئے۔ انہوں نے front gate کو دھکے مارے اور پھر side والے دروازے کا شیشہ توڑ کر enter ہو گئے۔ وہ کمرے کے اندر آئے تو جہاں میرا بیڈروم ہے، میں اپنی مسز کے ساتھ کمرے میں سو رہا تھا تو دروازے کو اتنا زور سے دھکا دیا کہ اس کا lock ٹوٹ گیا obviously and they just entered. آتے ساتھ ہی مجھے میرے collar سے grab کر لیا گیا۔ وہ لوگ مجھے اٹھا کر اور گھسیٹ کر باہر لے گئے۔ چلیں، یہ سب کچھ ہو گیا۔ جب مجھے گاڑی میں بٹھایا گیا تو مجھ سے میرے موبائل فون مانگے گئے۔ موبائل فون obviously میرے پاس نہیں تھے۔ خوش قسمتی سے میں نے موبائل فون رات کو ایسی جگہ پر رکھے تھے جہاں پر مجھے خود بھی یاد نہیں تھا کہ کس جگہ پر تھے۔ اس کے بعد میرے بیٹے کو پکڑ کر لایا گیا۔ میرے سولہ سال کے بیٹے کو لایا گیا کہ موبائل فون کے بارے میں بتاؤ ورنہ یہ بھی ساتھ جائے گا۔ Somehow ان کو شاید رحم آگیا تو انہوں نے میرے ملازمین کے موبائل اٹھا لیے اور میرے بیٹے کو جانے دیا۔

اس کے بعد میرے سر پر black colour کا mask تھا۔ مجھے نہیں پتا کہ میں دو اڑھائی گھنٹے کدھر سفر کرتا رہا۔ آخر رات کے وقت کوئی سات آٹھ بجے کے قریب کسی عدالت میں پیش کیا گیا۔ مجھے نہیں اندازہ میں کون سے ضلع میں اور کہاں تھا۔ جب میں جج صاحب کے سامنے پیش ہوا تو جج صاحب نے پوچھا کہ آپ کو پتا ہے، آپ پر کیا کیس ہے۔ میرا سوال تھا کہ جناب ! مجھے یہ بتائیں کہ میں کس جگہ پر ہوں۔ انہوں نے کہا کہ تم بہاولپور ڈسٹرکٹ کی تحصیل یزمان کی عدالت میں ہو۔ میں نے کہا کہ مجھے بتایا جائے کہ میرے خلاف FIR کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ نے پانچ عدد چنکارے ہرن مارے ہیں اور وہ غیر قانونی تھے، وائلڈ لائف نے آپ کے خلاف کیس کیا ہے، اس لیے آپ کو پکڑ کر لایا گیا ہے۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کو کہاں سے اٹھایا گیا تو میں نے کہا کہ ملتان سے۔ پولیس والا ساتھ تھا۔ اس سے پوچھا گیا کہ تم نے کہاں سے گرفتار کیا ہے۔ اس نے کہا کہ میں بہاولپور کی فلاں گلی سے اس کو گرفتار کیا۔ جج صاحب نے کہا کہ پہلے صلاح کر لو کہ آپ گرفتار کہاں سے ہوئے ہیں۔ میں نے کہا کہ یہ جو کہہ رہا ہے، اس کی بات سن لیں اور میری بھی سن لیں، باقی آپ خود فیصلہ کریں۔ خیر، اس کے بعد جج صاحب نے order کر دیا اور ایک دن کا judicial remand دے دیا۔ جب میں تھانے میں گیا تو مجھے پتا چلا کہ یہ وہ تھانہ ہے جہاں پر کسی زمانے میں فواد چوہدری صاحب پر مسجد کی ٹوٹیاں چوری کرنے کا پرچہ کاٹا گیا تھا۔ یہ وہی تھانہ ہے جہاں پر شہریار آفریدی پر گندم چوری کرنے کا پرچہ کاٹا گیا۔ جب میں نے اپنا پرچہ دیکھا کہ میرے اوپر پانچ چنکارا مارنے کا الزام ہے تو میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اور کچھ بھی نہ ہو تو کم از کم عزت دار پرچہ تو ہے۔

بہرحال، رات گزر گئی، بات گزر گئی۔ پھر ایک دن کا ریمانڈ اور دوسرے دن کا ریمانڈ اور پھر چلتے ہوئے اچانک کل رات کو تقریباً کوئی گیارہ بجے مجھے سوتے ہوئے اٹھایا گیا کہ آپ کا پروڈکشن آرڈر جاری ہو گیا ہے اور آپ نے اسلام آباد جانا ہے۔ اب آپ کو اندازہ ہے کہ یہ جو تحصیل یزمان ہے، یہ اسلام آباد سے تقریباً نو گھنٹے دور ہے۔ میں نے انہیں کہا کہ اس وقت تو سفر میں ہی اتنا وقت لگ جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ جی، آپ کو جانا پڑے گا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ کیا اعجاز چوہدری صاحب کا پروڈکشن آرڈر جاری ہوا۔ انہوں نے کہا کہ سننے میں آیا ہے، ٹی۔وی پر چل رہا ہے کہ وہ بھی آرہے ہیں۔ I was not sure. میرے پاس کوئی means of communication

نہیں تھا۔ Under this expectation کہ میرا اور اعجاز چوہدری صاحب کا آپ نے اکٹھا stand لیا ہے تو ہم دونوں آرہے ہوں گے۔ رات کو گیارہ بجے مجھے اٹھا کر، آپ کو شاید حالت سے اندازہ ہو گیا ہو گا کہ میں بستر میں جس حالت میں تھا، اسی طرح نکل کر آ گیا۔ رات کو عدالت میں جج صاحب کے سامنے پیش کیا گیا۔ ان سے راہداری ریمانڈ مانگا گیا۔ ڈیڑھ دو بجے جج صاحب نے ریمانڈ دیا، اجازت دی اور پھر سفر کرکے ابھی صبح گیارہ بجے سیدھا آیا۔ شبلی صاحب نے وہاں آ کر مجھے receive کیا اور پھر آپ سے ملاقات ہو گئی۔

جناب! یہ ہے میری ٹوٹل کہانی۔ اب اس میں میرا قصور کیا تھا؟ قصور بہت simple سا تھا۔ میں نے آج سے کچھ عرصہ پہلے حکومت پنجاب کے خلاف ایک مہنگائی مہم شروع کی تھی۔ جنوبی پنجاب کے ہر ضلع کے اندر جا کر وہ پمفلٹ بانٹے تھے کہ ہمارے دور میں کیا مہنگائی تھی اور آج کے دور میں کیا مہنگائی ہے۔ آپ کو یاد ہو گا کہ جب regime change ہوا تھا تو ہمارے خلاف سب سے بڑا الزام مہنگائی کا تھا۔ میں بازاروں میں جا کر یہ پیغام دیا کرتا تھا کہ آج کے دور کی مہنگائی کا ڈراما اصل میں حقیقت نہیں ہے۔ تین سال کے بعد آج مہنگائی بڑھی ہے، کم نہیں ہوئی۔ اس کے ساتھ میرا ایک قصور اور بھی تھا۔ میں نے خان صاحب کے ساتھ وفا کی ہے۔ I am sure اس کی ایک قیمت ہے۔ وفا کی ایک قیمت ہے۔ I am sure میں نے ادا کی ہے، آپ نے بھی یقیناً ادا کی ہو گی لیکن ایسی چیزیں کبھی بھی مجھے میری وفا سے ہٹا نہیں سکتیں۔ میں اپنے لیڈر کے ساتھ سچا تھا، سچا ہوں اور سچا رہوں گا۔ عمران خان میرا لیڈر ہے اور اس وقت جیل میں ہے۔ اس کے ساتھ ظلم ہو رہا ہے۔ بشریٰ بی بی بھی جیل میں ہیں اور ان کے ساتھ بھی ظلم ہو رہا ہے۔ جب تک میرے سانس میں سانس ہے، میں اپنے لیڈر عمران خان کا نام لیتا رہوں گا اور عمران خان زندہ باد کہتا رہوں گا no matter آپ جتنی بھی دفعہ میرے گھر آ کر مجھے میرے بستر سے اٹھا کر گرفتار کرتے رہیں۔ وفا رک نہیں سکتی ہے۔ میرا قصور یہ ہے کہ میں نے اپنے اسیران کے لیے آواز بلند کی۔ میں نے شاہ محمود قریشی، ڈاکٹر یاسمین راشد، محمود الرشید، عمر چیمہ، سینیٹر اعجاز چوہدری اور ان تمام ورکرز کے لیے جو پاکستان میں arrest ہوئے ہیں، ان سب کے لیے آواز بلند کی۔ میرا قصور یہ ہے کہ میں حق کی آواز کے ساتھ کھڑا رہا اور حکومت وقت کے خلاف talk shows پر آ کر وہ بات کرتا رہا جسے آج کل کے دور میں beep کر دیا جاتا ہو۔ یہ وہ میرے قصور تھے جو میں دو دن بھگت کر آیا ہوں اور شاید آگے بھی بھگتوں گا۔ میں

آج بہت ساری باتیں کر سکتا ہوں۔ جذبات اتنے ہیں کہ اگر میں الفاظ بولنا شروع کر دوں تو شاید میں اپنی وہ limits برداشت نہ سکوں جو آج مجھ میں ہونی چاہیے۔ وہ بات اگر میں کر گیا تو شاید بہت آگے چلا جاؤں گا۔ آج صبح جب آپ نے مجھے receive کیا اور یہ بتایا کہ you have to be very short during your speech تو میں یہ کہوں کہ مجھے جو افسوس ہوا، وہ یہ تھا کہ کاش آج سینیٹر اعجاز چوہدری بھی میرے ساتھ ایوان میں ہوتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے جو تکلیفیں برداشت کی ہیں، شاید ان کا ایک چھوٹا سا حصہ بھی میں برداشت نہ کر سکوں۔ جو میں نے برداشت کی ہے، وہ کچھ بھی نہیں ہے۔

جناب! آج صبح جب میں گیٹ پر پہنچا تو مجھے پتا چلا کہ سینیٹر اعجاز چوہدری صاحب کو نہیں لایا جارہا ہے اور آپ کو پتا ہے کہ انہیں کیوں نہیں لایا جارہا ہے۔ جس طاقت نے آپ کو راضی کرنے کے لیے مجھے ایوان میں پیش کیا کیونکہ انہیں پتا تھا کہ اگر وہ مجھے پیش نہیں کریں گے تو گیلانی صاحب session chair نہیں کریں گے۔ صرف آپ کو راضی کرنے کے لیے میرے production orders execute کیے گئے جبکہ سینیٹر اعجاز چوہدری صاحب کو نہیں لایا گیا۔ اس کی وجہ simple یہی تھی کہ آج آپ chair کر سکیں اور جو impression تھا کہ آپ اور Federal Government کے درمیان ایک bad taste ہے، وہ ختم کیا جا سکے۔ جب میں ایوان میں پہنچا اور مجھے بتایا گیا کہ سینیٹر اعجاز چوہدری صاحب نہیں ہیں تو that was something very bad. یقین جانیں کہ میں نے آج سے تین مہینے پہلے اپنی ایک تقریر میں آپ سے کہا تھا کہ ان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ آج سے دو ہفتے پہلے میں حمید لطیف کارڈیالوجی اسپتال ان کی طبیعت پوچھنے گیا۔ انہیں تین stent ڈلے تھے and he was not comfortable at all. پچھلے ڈھائی مہینے سے آپ کے production order ہوا میں لہرا، لہرا کر حکومت آپ کو دکھارہی ہے کہ this seat does not matter anything. اگر ریاست اور حکومت کچھ کرنے پر آ جائے تو اس سیٹ، ایوان اور سینیٹر صاحبان کی کوئی عزت اور وقعت نہیں ہے۔ ہمیں ہماری اوقات دکھائی جارہی ہے۔ مجھے آج جتنی خوشی ہے کہ آپ لوگوں نے مجھے بلایا، اس سے زیادہ مجھے دکھ اس چیز کا ہے کہ سینیٹر اعجاز چوہدری صاحب یہاں موجود نہیں ہیں۔

جناب! With all due thanks to you کہ آپ نے میرے production order جاری کیے لیکن میری آپ سے یہ request ہو گی اور اگر نہیں مانیں گے تو شاید پھر بھی میں آپ سے یہ گستاخی کروں گا کہ آپ میرے production orders cancel کر دیجیے گا۔ I would like کہ میں دوبارہ اپنی جیل جاؤں اور جا کر face the music کروں۔ اگر ضمانت ہوئی تو میں آؤں گا اور اگر نہ ہوئی تو میں اس وقت آؤں گا جب سینیٹر اعجاز چوہدری صاحب آئیں گے ورنہ I beg leave from the institution کیونکہ اگر آج ہم خود اس institution کی عزت نہیں کروائیں گے تو کوئی اور بھی نہیں کرے گا۔ یہ میرے لیے بڑا comfortable تھا۔ میں lodges جا کر اپنی فیملی کے ساتھ مل لیتا اور ٹی وی دیکھ لیتا۔ جب اس comfort میں مجھے سینیٹر اعجاز چوہدری صاحب یاد آتے ہیں جو اس وقت تکلیف میں ہیں تو I do not think so کہ میرے لیے ان production orders کے ذریعے ایوان میں بیٹھنا will be a right thing. With due respect, I will go back to my Bahawalpur jail. آپ کا بہت شکریہ۔

<u>Ruling of the Chair pertaining to the consecutive non-compliance of Production Orders for incarcerated Member, Senator Ejaz Chaudhry</u>

جناب چیئرمین: سینیٹر عون عباس صاحب! آپ براہ مہربانی دو منٹ بیٹھیں۔ سینیٹر اعجاز چوہدری صاحب کے production orders جاری نہ ہونے پر میں ایک ruling دے رہا ہوں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

'That on 13th January, 2025, I, in the exercise of powers conferred under rule 84(1) of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, issued Production Orders in respect of Senator Ejaz Chaudhry, who is in judicial custody and detained in Kot Lakhpat Jail, Lahore, for the 345th Session of the Senate. However, despite the issuance of these Orders, the Senator was not produced before the House during the session,

thereby, impeding his right to participate in parliamentary proceedings.

Subsequently, on 6th March, 2025, I became aware through media reports that Senator Aon Abbas had been detained by the Punjab Police. Under rule 79 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, it is explicitly provided that when a case is registered against a Member, or a Member is arrested on a criminal charges, convicted, or detained under an executive order of the committing judge, magistrate, or executive authority is duty-bound to immediately intimate such fact to the Chairman Senate, indicating the reasons for arrest, detention, or imprisonment of the Member in an appropriate form prescribed in the Second Schedule. Regrettably, no such intimation was received by my office in this instance, reflecting a clear violation of established parliamentary procedures and disregard for institutional protocol.

On 7th March, 2025, in the continued exercise of my authority under rule 84(1) of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, I issued Production Orders once again for Senator Ejaz Chaudhry and also for Senator Aon Abbas. In partial compliance with the Orders, Senator Aon Abbas has been produced before the Senate today. However, yet again, the directives concerning Senator Ejaz Chaudhry have not been fulfilled, amounting to non-compliance with the lawful Orders of the Chair.

This is not an unprecedented situation. When I was Speaker of the National Assembly, a similar situation arose where Production Orders were not implemented.

At that time, in the interest of upholding parliamentary privileges, I was compelled to refer the matter to the Privileges Committee. Once again, this House is faced with a situation where the Orders of its custodian are not being implemented. As Chairman Senate my only endeavour is to uphold the supremacy of Parliament, Rule of Law and Constitutional dictates.

As per rule 71 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, disobedience of the Orders of the Chairman Senate constitutes a breach of privilege. Such disregard for parliamentary authority cannot be allowed to persist unchecked, as it threatens the institutional integrity of the Senate and the broader democratic framework.

Therefore, in exercise of my powers and in accordance with established parliamentary procedure, I, hereby, refer the matter of non-implementation of the Production Orders concerning Senator Ejaz Chaudhry to the Privileges Committee for its consideration and report.

(Desk thumping)

Mr. Chairman: Yes, Leader of the Opposition.

<u>Senator Syed Shibli Faraz, Leader of the Opposition</u>

سینیٹر سید شبلی فراز (قائد حزب اختلاف): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئرمین! Good to see you ایک ایسی loaded term بن گئی ہے تو میں آپ کو خوش آمدید کہوں گا۔ چشم ماروشن، دل ماشاد۔ آپ کی موجودگی سے ایوان کا وقار بڑھا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جس طرح پہلے کہا گیا کہ عہدے انسان کو نہیں بناتے بلکہ انسان عہدے بناتا ہے۔ عزت عہدے کی وجہ سے نہیں ہوتی بلکہ زندگی میں جو آپ position یا ذمہ داری لیتے ہیں، وہ آپ کی حیثیت اور عزت کو determine کرتے ہیں۔ باوجود اس کے کہ جس طرح کا ماحول چل رہا ہے، گزشتہ دو سالوں سے جس طریقے سے ایک پارٹی کو نشانہ بنایا جارہا ہے، پریشان کن بات یہ ہے کہ ان ایوانوں

میں بھی اس کی بو آرہی ہے۔ میں نئے سینیٹر اسد قاسم کو خوش آمدید کہوں گا اور مبارک باد دوں گا کہ وہ اپنے والد صاحب کے استعفیٰ کے بعد اس ایوان کا حصہ بنے ہیں۔ سینیٹر قاسم صاحب نے استعفیٰ دیا، اسے فوری طور پر منظور کیا گیا اور فوراً اس کا election announce کیا گیا whereas, maybe, we are the children of a lesser God, a Senator of Pakistan Tehreek-e-Insaaf, Sania Nishtar, a very accomplished lady, انہوں نے 18 ستمبر سے استعفیٰ دیا ہوا ہے اور ان کا استعفیٰ قبول نہیں ہوا۔ وجہ یہی ہے کہ وہ صوبہ جس میں پاکستان تحریکِ انصاف کی نمائندگی کو چھین لیا گیا ہے، وہاں پر ہماری نمائندگی نہیں ہے، اگر وہاں سے ہمارا کوئی سینیٹر استعفیٰ دے تو اس کا بھی کل قبول ہو جائے گا۔ اس لیے کہ دوبارہ ہمارا والا منتخب نہیں ہوگا۔ خیبر پختونخوا سے کوئی ہوگا تو اس کا استعفیٰ منظور نہیں ہوگا۔ خیبر پختونخوا وہ صوبہ ہے، میں بدقسمت صوبہ نہیں کہوں گا کیونکہ اس صوبے کی بڑی شاندار روایات ہیں اور اس کی شاندار اور ہزاروں سال پرانی تاریخ ہے۔ ہمیں فخر ہے کہ ہم خیبر پختونخوا کے باشندے ہیں۔

(Desk thumping)

سینیٹر سید شبلی فراز: ہمارے صوبے کو جو بھی مسائل درپیش ہیں، ہمیشہ پاکستان کا forefront رہا ہے، 1979 سے اب تک خیبر پختونخوا کے لوگ دہشت گردی کی اذیت میں مبتلا ہیں جو ہم پر تھوپ دی گئی ہے۔ یہ دہشت گردی وہاں کی سیاست، معیشت اور ثقافت پر اثرانداز ہوئی۔ خیبر پختونخوا نے بے شمار قربانیاں دیں، شہادتیں دیں، اتنی بڑی تعداد میں افغان مہاجرین کو مہمان رکھا۔ آج بھی وہ صوبہ دہشت گردی کی زد میں ہے لیکن افسوس ہے کہ خیبر پختونخوا کے عوام کو ان کا mandate نہیں دیا گیا۔ اس وقت یہ ایوان نامکمل ہے، خیبر پختونخوا کے عوام کو ان کی نمائندگی نہیں دی جارہی۔

جناب چیئرمین! آپ مجھے بتائیں کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تمام صوبوں سے نمائندگی ہو اور خیبر پختونخوا کی نمائندگی نہیں ہے، کوئی وجہ تو بتائی جائے کہ کیوں خیبر پختونخوا کو اس حق سے محروم کیا جارہا ہے۔ صرف پاکستان تحریکِ انصاف کی دشمنی میں، اگر دشمنیوں پر نمائندگی ہونی ہے تو پھر اس ایوان کو بند کر دیں، اس ایوان کا تو وہ مقصد ہی نہیں ہے۔ یہ House of the Federation ہے جو اس وقت نہیں ہے کیونکہ یہ نامکمل ہے، it is a Constitutional violation.

It is just not matter of rules. It has disturbed the scheme of Constitution.اس پر میں تفصیلاً بات کروں گا لیکن آج کےcontext میں یہ کہوں گا کہ آپ نے باوجود تمام مشکلات کے، ہمارے سینیٹر اعجاز چوہدری کے production orders issue کیے، ہم اس اقدام کو بہت قدر سے دیکھتے ہیں، آپ نے دوبارہ جاری کیے، ہم اس کو بھی بہت قدر سے دیکھتے ہیں۔ آپ نے جو پوزیشن اپنائی ، کاش ہمارےایوان کے باقی ساتھی بھی اس چیز کو support کرتے تو آج اس ایوان کی عزت اور وقارآسمانوں کو چھور ہاہوتا۔ آپ نے ایک principled position لی، بحیثیت اس ایوان کے اراکین، آپ کی سر براہی میں ہمیں فخر محسوس ہوا، یہ نہیں کہ ہمارے ایک ساتھی جو opposition benches سے belong کرتے ہیں، ان کے لیےآپ نے کچھ کیا لیکن آپ نے وہ خط لکھ کر اپنا وہ کام کر دیا تھا۔ آپ نے اسے ایک عزت اور وقار دی اور اسے دوسرےlevel پر لے گئے،وہ یہ تھا کہ آپ کاایوان سے بائیکاٹ کرنا کیونکہ آپ نے یہ show کیا کہ you believe in what you are saying, what you are doing or what you are writing being the custodian of this House. Only a privileged House will have the leadership which jealously guards the sanctity, the integrity, the respect, the pride and the sovereignty of this House. Without which, I think that it would be useless to be Member of this House. ابھی جو آپ نے کیا، ہم ایک بار پھر آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ آپ اتنے عہدوں سے ہوتے ہوئے اس مقام تک پہنچے ہیں تو there is something anew that has taken you to all these exalted places, positions rather.

جناب چیئرمین! آخر میں یہ کہنا چاہوں گا کہ ایک رکن کی ذلت پورے اس ایوان کی ذلت ہے۔ ایک سینیٹر کی عزت اس پورے ایوان کی عزت ہے،وہ سینیٹر چاہےاپوزیشن سے یا حکومت سے تعلق رکھتا/ رکھتی ہو کیونکہ کچھ چیزیں ایسی ہو جاتی ہیں، ہمارے سیاسی اختلافات ہو سکتے ہیں، ہیں اور رہیں گے لیکن جہاں تک قانون کی عمل داری، اس ایوان کی توقیر اور عزت پر آنچ آئے گی تو اس وقت پھر he ceases to be a Member of a respective political party.

When there is no such thing as کہ یہ پوزیشن ہمیں suit نہیں کرتی اس لیے ہم اسے avoid کرتے ہیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ اعجاز چوہدری کی production, عون عباس ایک bonus تھے۔ ہم نہیں چاہیں گے کہ عون عباس بھی اسی کرب سے گزریں لیکن ہمارا اصل challenge, demand ہے کہ اعجاز چوہدری کو as per law, as per traditions and as per rules اس ایوان میں پیش کیا جائے۔ ٹھیک ہے عون بھی کو release کر دیا، ان کو لے آیا، ان کو ایک دو روز ہوئے تھے لیکن ہمارا اصل demand وہی ہے کہ Senator Ejaz Chaudhary should be presented here as per his democratic right, جو ایوان کے rules ہیں، جو traditions ہیں،ان کے production orders کو implement کیا جائے کیونکہ قوانین، قراردادیں وغیرہ تو چلتی رہتی ہیں لیکن ان کو تب ہی عزت ملتی ہے جب آپ ان پر implementation کرائیں۔ اس ملک کا المیہ یہی ہے کہ چیزیں تو ہو جاتی ہیں، reserved seats کے حوالے سے سپریم کورٹ کا فیصلہ ہے، اس کو کوئی implement نہیں کر رہا تو عزت کس کی کم ہوئی؟ بدقسمتی سے سپریم کورٹ آف پاکستان کی ہوئی کہ اپنے فیصلے پر عمل درآمد نہیں کرا سکیں۔

Sir, a good work that you have initiated, please, we are standing behind you. I don’t know about the rest but I am sure they will also stand for their self-interest, for their self-respect. They will stand behind you and strengthen you because you are our strength, you are our leader. This House has elected you. I wish that the House was complete but you deserve it and you are an honourable man.

(Desk thumping)

Senator Syed Shibli Faraz: You have taken a principled position, we appreciate that and in the end, I would say that thank you once again but our main

objective would be met only when we see Senator Ejaz Chaudhary amongst us. Thank you Sir.

Mr. Chairman: Thank you. Parliamentary Leader of PML (N), Irfan Siddiqui *Sahib*.

Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سب سے پہلے تو جناب چیئرمین صاحب آپ کو خوش آمدید، آپ نے ہمارا امتحان لیا اور بہت انتظار کروایا اور آپ کے لیے ہم چشم براں رہے، آج آپ تشریف لائے ہیں ہم آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ میں اپنے نئے colleague اسد قاسم کو بھی مبارک باد دیتا ہوں اور توقع رکھتا ہوں کہ ایک نوجوان سینیٹر کے طور پر وہ اس ایوان کی توقیر کے لیے، اس کے وقار کے لیے اپنا کردار ادا کریں گے۔

Mr. Chairman: Please Order in the House.

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: آپ کی توجہ چاہیے جناب! اتنی ہی توجہ چاہیے جتنی ہم نے آپ کو دی۔

جناب چیئرمین: آپ کے بھی colleague ہیں۔

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: جناب چیئرمین صاحب، میرے محترم دوست شبلی فراز صاحب نے جو کچھ کہا اس کی تردید کے لیے یا اس کی وضاحت کے لیے یا اس کے لیے کوئی دلیلیں تراشنے کے لیے میں بالکل نہیں کھڑا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان کے وقار کے لیے، اس ایوان کی تکریم کے لیے، اس ایوان کی عزت کے لیے جو آپ custodian ہیں، نگہبان ہیں، آپ اگر قواعد کے مطابق، ضوابط کے مطابق، قوانین کے مطابق ہمارے استحقاق کا تحفظ کرتے ہیں تو ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ اس میں کوئی دو رائے نہیں ہے چاہے کوئی اس طرف بیٹھا ہے یا کوئی اس طرف بیٹھا ہے۔ آپ نے جب Ruling دے دی، تو وہ آپ کی انفرادی رائے نہیں رہتی، وہ آپ کی انفرادی Ruling نہیں ہے، وہ اس آئین کی یا اس ایوان کی آواز ہے اور اس کے پیچھے اس ایوان کی طاقت کو کھڑا ہونا چاہیے۔

جو دونوں سینیٹرز صاحبان ہیں ان کے لیے آپ نے جو پہلے Production Order جاری کیے، اب جاری کیے، میں نے اس سے پہلے بھی کہا تھا کہ ہمیں اس سے کوئی اختلاف نہیں ہے اور آپ نے اس ایوان کی روایات کو جو آپ کی بڑی دیرینہ روایات ہیں، آپ کے نام نامی سے یہ چیز

پہلے سے منصوب ہے کہ آپ ہمیشہ Production Order ہو یا ایوان کے استحقاق کی بات ہو آپ قواعد و ضوابط کے مطابق چلتے ہیں اور ایوان کا تقدس برقرار رکھتے ہوئے اس کے وقار میں اضافے کی کوشش کرتے ہیں۔

اب جب کہ آپ نے اپنی Ruling کے ساتھ ایک اور Ruling دے کر ان دونوں سینیٹرز صاحبان کا یہ معاملہ استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیا ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی ایک ضابطے کی کارروائی ہے، ہمیں دیکھنا چاہیے کہ وہ کمیٹی کیا کردار ادا کرتی ہے اور اس کمیٹی کے فیصلے تک ہمیں اس کو ایک ایسا موضوع نزاع نہیں بنانا چاہیے۔ کیونکہ اصولی طور پر جیسے کہ میں نے عرض کیا ہمیں اس سے کوئی اختلاف نہیں ہے بلکہ ہم ان کی رائے کے ساتھ ہم آواز ہیں۔ ان دونوں اسیر سینیٹرز کو ایوان میں اس لیے لانا چاہیے کیونکہ آپ نے Ruling دے دی ہے۔ اس پر دو رائے نہیں ہو سکتی نہ میں کوئی رائے دے سکتا ہوں نہ کوئی اور دے سکتا ہے، تو اس حد تک بات ٹھیک ہے اور جہاں تک عون عباس صاحب نے اپنا ذکر کیا، اپنے لیڈر کا ذکر کیا وہ ٹھیک ہے اس وقت صعوبت میں ہیں یا مشکلات میں ہیں لیکن سیاسی لیڈرز تاریخ میں اس طرح کے مصائب سے گزرتے رہے۔

تیس تیس سال قید کاٹنے والے ہماری تاریخ میں گزرے ہیں، باچا خان نے 37 سال کی قید کاٹی ہے۔ جناب چیئرمین! خود آپ نے jail manual کے تحت نو سال قید کاٹی ہے، نواز شریف صاحب نے چار سال سے زیادہ قید کاٹی ہے۔ قیدیں کاٹنا سیاست دانوں کا زیور رہا ہے لیکن میں ایک چیز یہاں پر یہ کہنا چاہتا ہوں، اس کو شکوہ نہ سمجھا جائے۔۔

Mr. Chairman: Please Order in the House.

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: میں اجتماعی طور پر بات کر رہا ہوں کہ اجتماعی طور پر کتنی قیدیں کاٹیں۔ میں یہ ضرور کہوں گا کہ جہاں تک آپ کی Ruling کا تعلق ہے اس کی ہم ضرور تائید کرتے ہیں لیکن یہ کہنا کہ جی کسی پر کوئی بہت زیادہ مصائب ٹوٹ رہے ہیں۔ ہم ان واقعات کی طرف بھی نہیں جانا چاہتے جو ان کے دور میں ہوتے رہے، اگر وہ غلط ہوتے رہے ہیں اور ہم وہی غلط کرتے ہیں تو ہم سمجھتے ہیں کہ ہم کوئی اچھا کام نہیں کر رہے، معاملات کو آگے نہیں بڑھا رہے۔ ہمیں آپ کی روایات پر چلنا چاہیے، اگر آپ اچھی روایات قائم کر رہے ہیں ہمیں ان کا ساتھ دینا چاہیے لہٰذا یہ اس

طرح کی بات نہیں کہنی چاہیے کہ out of the way جاکے کوئی مظالم ہو رہے ہیں کسی پر کوئی تشدد ہو رہا ہے، کسی پر دانہ پانی بند کر دیا گیا ہے۔ایسی باتیں نہیں ہیں، مصائب مشکلات ہوتی ہیں۔

نواز شریف صاحب جب آئے تھے تو میں ان کے ساتھ آیا تھا، اگلے دن ان کو اور ان کی بیٹی دونوں کو جیل بھیجا گیا، جب چار دن بعد میں نے ان سے اڈیالہ میں ملاقات کی تو میں نے پوچھا کہ میاں صاحب کیسے، کیا گزری؟ کہنے لگے کچھ نہیں گزری وہ مجھے لائے ہیں ایک کوٹھری کھولی ہے اور کہا کہ آپ یہاں چلے جائیں اور میں وہاں چلا گیا۔اس کوٹھری کے اندر ایک پھٹی ہوئی دری پڑی تھی، میں اس کے اوپر سو گیا۔ تو یہ کہانیاں نہ بیان کیا کریں، یہ ہمارے ساتھ جو کچھ ہوتا رہا اب نہیں ہونا چاہیے، اگر ہو رہا ہے تو ہم اس کی مذمت کرتے ہیں، ہم اس کی مذمت کرتے ہیں اگر ایسی کوئی کارروائی ہوتی ہے جو آئین، قانون اور قاعدے سے ماورا ہے۔تو اذان ہو رہی ہے میں اپنی بات ختم کر رہا ہوں کہ جہاں تک آپ کے Production Orders ہیں ان پر میرا خیال نہیں ہے کہ ایوان کے اس طرف بیٹھے ہوئے کسی بھی ایک فرد کو کم از کم میری جماعت کو کوئی ایسا اعتراض نہیں ہے۔ اس کی implementation میں اگر کوئی دشواریاں ہیں، کوئی security issues ہیں یا کوئی اور ہیں تو وہ استحقاق کمیٹی میں اپنا نقطہ نظر بیان کر دیں گے، شکریہ۔

(اس موقع پر ایوان میں نماز ظہر کی اذان سنائی دی گئی)

Mr. Chairman: Senator Sherry Rehman Sahiba.

Senator Sherry Rehman

سینیٹر شیری رحمان: شکریہ جناب چیئرمین صاحب، آج آپ نے اس ایوان کے وقار کو بلند رکھا، میری پارٹی پاکستان پیپلز پارٹی اور اس کی لیڈرشپ محترمہ شہید کے افکار کو تقویت پہنچائے اور پارلیمانی جتنے بھی اصول ہیں، قواعد ہیں، ضوابط ہیں ان کو برقرار رکھنے میں ہم سب کا سر بلند کیا۔ مشکل یہ ہے چیئرمین صاحب کہ آپ نے ایک Production Order کی اصولی طور پر اپنی اصولی زندگی گزارتے ہوئے اور ان کو سہراتے ہوئے یہ بات کی اور اس پر آپ نے کہا کہ اس پر آدھا implementation ہوا تو میں ہی آپ سے کہوں گی کہ بالکل صحیح باتیں کی گئی ہیں ابھی بھی تاریخ اس بات کو یاد رکھے گی ہم سب نے سینیٹر عون عباس کو بھی خوش آمدید کیا ان کا خیر مقدم کیا نئے سینیٹر آئے ہیں اسد قاسم ان کو بھی ایوان میں خوش آمدید کرتے ہیں ان کو یہ خیال کبھی نہیں ہونا چاہیے، کسی بھی نئے سینیٹر کو کہ ہم اپنے ذاتی مفادات کو بالا نہیں رکھ سکتے یا سیاست کو بالا رکھ کر، یہ

day to day باتیں بالا رکھ کر اصول کی اور پہلے اصول کی بات نہیں کر سکتے۔ وہ پہلا اصول یہ ہے کہ ہم اگر Rule of Law کی بات کرتے ہیں اور اس کو equal standard میں کہتے ہیں کہ آپ apply کریں۔ آپ کہتے ہیں کہ سب کے حقوق مساوی ہوں اور آج International Women day ہے میں اس پر بعد میں بات کروں گی۔

جناب والا! مساوات یک طرفہ نہیں ہوتا، آپ خود جانتے ہیں اور یہ باتیں صرف باتیں ہی رہ جاتی ہیں، statements رہ جاتے ہیں، cliché بن جاتے ہیں۔ پھر یہ روز کی debate کوئی معنی نہیں رکھتی۔ آج جو آپ نے کیا ہے وہ بالکل صحیح کیا ہے، ہم سب آپ کے ساتھ ہیں اور عون بپی صاحب کو بھی میں کہوں گی اگر وہ واپس ایوان میں آتے تو ان کی موجودگی سے بھی ہم مستفید ہوتے، ان کی موجودگی سے بھی ہمیں strength ملتی۔ ہم ایک دوسرے کے حوالے سے بہتر بات کر سکتے کہ ہمارے جتنے بھی differences ہیں، جتنے بھی مسئلے مسائل ہیں ان کو حل کرنے کی بات صرف تب تو نہیں ہونی چاہیے جب کسی پر مشکل آپڑی ہو۔ مشکل آپڑی ہے تو ہم ساتھ ہیں اور ہم ہمیشہ ساتھ رہیں گے، اس لیے نہیں کہ کل کو یہ صرف ہمارے ساتھ بھی ہو سکتا ہے۔ یہ سب ہوا ہے، ہمارے ساتھ ہو سکتا نہیں، یہ سب ہو چکا ہے اور بار بار ہو چکا ہے، production orders کی respect نہیں کی گئی۔ ہمیں آپ جیسے چیئر مین اور اس وقت کے سپیکر نیشنل اسمبلی نہیں ملے۔ انہوں نے ہماری کوئی بھی بات نہیں سنی، ہم اپنا گلا پھاڑ پھاڑ کر باہر دھرنا دیتے رہے اور روز دھرنا دیتے تھے لیکن کوئی بھی فرق نہیں پڑا۔

جناب والا! اس وقت حالات ایسے ہیں کہ جب مشکل پڑتی ہے تو آپ ہم سے بات ضرور کریں لیکن گزارش یہ ہے کہ ملک میں جو حالات ہیں، اس کو بھی ایک مشکل سمجھیں اور مشکل کشا بن کر سامنے آئیں کہ جتنے بھی مسائل ہیں، جو بھی مسائل ہیں وہ بغیر گالی گلوچ اور بغیر غصے کے بھی حل ہو سکتے ہیں۔ ہمارے ساتھ جب بھی آپ کی حکومت نے ہاتھ بڑھایا، ہم آپ کے پاس مثبت طریقے سے چل کر آئے۔ جو بھی مذاکرات تھے کوشش کی کہ خندہ پیشانی، افہام و تفہیم سے حل کر سکیں اور جو لوگ ہمیں دیکھتے ہیں ان کو یہ پیغام جائے کہ یہ لوگ اپنے سیاسی differences set aside کر سکتے ہیں کہ نہیں کر سکتے؟ یا تو ان کو instructions ہیں کہ اس بات کو بھڑکائے رکھو۔ دیکھیں اپنے حقوق مانگنا، اگر آپ کے leader اسیری میں ہیں ان کے حقوق مانگنا

آپ کا حق ہے وہ آپ بیٹنگ کریں کیوں کہ ہم نے ہمیشہ کیا ہے لیکن آپ یہ تو نہ کہیں کہ یہ پاکستان میں کبھی نہیں ہوا اور میں یہ بھی نہیں کہہ رہی کہ two wrongs make a right دو جھوٹ ایک سچ کو یا دو ناانصافیاں ایک انصاف کو جنم نہیں دیتیں۔ ہم پھر بھی ایسا نہیں کریں گے جو آپ نے ایک بار اپنایا، میں اس وقت زخموں پر کوئی نمک نہیں چھڑکنا چاہتی اور میں اس ماحول میں نہ کوئی زہر کھولنا چاہتی ہوں کیوں کہ اس وقت آپ تکلیف میں ہیں اور ہم آپ کی تکلیف کو اور نہیں بڑھانا چاہتے لیکن بالکل یہ میرا حق ہے اور ذمہ داری بھی ہے کہ میں آپ کو یاد دلاؤں کہ آپ کے لیڈر جو اسیر ہیں، اس وقت جب Prime Minister تھے۔ شدید تکبر کا شکار تھے، ان کو شدید قسم کا تکبر تھا وہ باہر ملک میں جاکر کہتے تھے کہ میں ان کو برف کی سلوں پر لیٹاؤں گا، ان کا جیل C-class کروں گا۔ میں چیئرمین سینیٹ سے جیل میں ملنے جاچکی ہوں بلکہ میری ان کے ساتھ ٹھیک طریقے سے ملاقات پہلی بار تب ہوئی جب وہ اٹک جیل میں تھے۔

جناب والا! ہم نے دیکھا وہ کن حالات میں رہ رہے ہیں۔ آپ کے لیڈر ہمارے لوگوں کے لیے جو چاہتے تھے، جن میں خواتین بھی تھیں۔ محترمہ شہید کب کب جیل نہیں گئیں؟ آپ نے فریال تالپور بی بی کو اٹھایا، مریم نواز صاحبہ کو اٹھایا۔ محترمہ فریال تالپور کو تو آپ نے چاند رات کو اٹھایا اور بکتر بند گاڑی میں لے کر گئے۔ ہم نے یہ نہیں کہا کہ International women day کا ہم resolution sign نہیں کریں گے، ہم نے sign کی۔ زرداری صاحب نے بارہ سال کبھی مچھ جیل میں تو کبھی کسی اور جیل میں گزارے۔ ان کو کوئی بھی VIP rest House نہیں ملا تھا، نہ ان کو exercise bike ملی تھی، نہ ان کو پڑھنے کی کتابیں ملتی تھیں اور نہ ہی ان کو کوئی اور سہولیات ملتی تھیں۔ آپ کے leader I hope اس بات سے سیکھیں گے۔ وہ اپنے تکبر پر review کریں گے، نظر ثانی کریں گے۔ انسان جیل میں تو بہت کچھ سیکھتا ہے، گیلانی صاحب نے تو جیل میں کتاب لکھ ڈالی۔ یہ بات ہم سب پر عیاں ہے کہ انہوں نے بار بار کہا کہ میں C-class لوں گا۔ ہم نے ایسا نہیں کیا کیونکہ دو ناانصافیاں ایک ناانصافی کی کسی چیز کو جنم نہیں دیتی۔ Just because you didn’t, doesn’t mean we will do it. We have fought for your rights, for all women rights, for all men rights and for all parliamentarians’ rights. میں نے صبح چیئرمین سینیٹ سے کہا، ہم دونوں محترمہ شہید کے baggage ہیں، baggage کا مطلب وہ ہم

وہ سارے جذبات دل اور دماغ میں carry کرتے ہیں اور ہم نے سیاست جذبات کے ساتھ کی ہے، صرف power اور اقتدار کے لیے نہیں کی۔ اگر ہم نے اقتدار کے لیے سیاست کرنی تھی، نہیں تو ہم اس وقت Cabinet میں ہوتے لیکن اقتدار آئے بھی تو اس کے ساتھ آپ ظرف استعمال کریں، آپ اپنا ظرف بھول نہ جائیں۔

میں آپ سے صرف یہ گزارش کروں گی کہ ہم سب مظلوم کے ساتھ ہیں۔ معاف کیجئے گا آپ کے لیڈر مجھے مظلوم نہیں لگتے لیکن یہاں سے جو سینیٹر اٹھائے جاتے ہیں یا نیشنل اسمبلی سے ممبرز اٹھائے جاتے ہیں وہ ہماری آواز کے لیے، ہماری باتوں کے لیے حق دار ہیں کہ ہم ان کے لیے لڑیں، وہ حق دار ہیں کہ ہم ان کے لیے آواز اٹھائیں۔ انہوں نے جو بھی کیا ہے وہ بات transparency اور شفافیت سے سامنے آئے۔ عون پپی صاحب کے ساتھ جو کچھ بھی ہوا میں اس کو condemn کرتی ہوں کہ ان کے گھر میں گھس کر، توڑ پھوڑ کرکے ، ان کے اہل خانہ کے ساتھ زیادتی کرکے یا ان کو اس طرح expose کیا۔ آپ لوگوں نے یہ جب ہمارے ساتھ کیا تھا تو تب بھی ہم نے object کیا تھا۔ آغا سراج درانی صاحب کے گھر میں ہوا وہ اس وقت سندھ اسمبلی کے اسپیکر تھے۔ بہت لوگوں کے گھروں میں ہوا، توڑ پھوڑ کی گئی videos بنا کر سامنے رکھی گئیں لیکن just because آپ نے یہ کیا میں یہ نہیں کہوں گی کہ عون پپی کے ساتھ جو کچھ ہوا وہ صحیح ہے، وہ صحیح نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! آپ نے بالکل ہم سب کے دل کی بات کی اور دلیری اور اصول پسندی کا مظاہرہ کیا کہ آپ نے یہ ایک principal stand لیا لیکن میں آپ سے یہ گزارش کروں گی کہ ہمیں اس وقت آپ کی قیادت کی ضرورت ہے اور آپ کی leadership کی ضرورت ہے۔ آپ کی position سب کے سامنے اور دنیا کے سامنے آگئی ہے۔ اب آپ اس ایوان کے توسط کو استعمال کرکے، اس ایوان کے وقار اور طاقت کو استعمال کرکے اس ایوان کی طاقت کو بحال کر رہے ہیں۔ اگر آپ مشکل حالات میں یہاں پر ٹھہریں گے اور chair کریں گے تو ہمیں بھی اور Opposition کے اس وقت جو بھی مشکل میں ہیں یا کسی چیز کی طلب میں ہیں، جو ان کا حق ہے ان کو تقویت ملے گی۔

جناب والا! میں آپ سے گزارش کروں گی کہ we want you to be with us, you have made us proud and we hope that your orders are carried out Privileged Committee جو کر سکتی ہے وہ کرے گی اور یہ مسئلہ ہمارے لیے ختم نہیں ہوا جب تک آپ کے orders یا یہ تکمیل تک نہ پہنچیں۔ میری گزارش ہے کسی اور نے بولنا ہے۔ میں آپ سے پھر وقت لوں گی Women's Day کا resolution move کرنا ہے۔

سینیٹر سید شبلی فراز: پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم سیاسی جماعت ہیں اور ہم سیاست کرتے ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ عوام جس حکومت کو elect کرتے ہیں۔ جن نمائندوں کو elect کرتے ہیں، اُن کو rule کرنے کا right ہونا چاہیے یہ نہیں کہ election کو rig کرکے، massive طریقے سے rig کرکے، جو ہارے ہوئے ہیں انہیں بٹھا دیا جائے اور جو جیتے ہوئے ہیں ان کو باہر بٹھا دیا جائے۔

نمبر دو۔ انہوں نے ذکر کیا کہ ایک resolution ہے جس میں یہ محترمہ سینیٹر صاحبہ اشاروں کنایوں میں بات کر رہی ہیں کہ انکار کیا ہے، میں نے انکار نہیں کیا۔ یہ میری بات کر رہی تھیں۔ میں نے ان کو صرف یہ کہا ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: ان کو تو پتا ہی نہیں کیا بات ہے۔

سینیٹر سید شبلی فراز: نہیں جناب والا! یہ resolution کی بات ہے، یہ میرے پاس لائی تھیں کہ آپ دیکھیں یہ Women's Day کے بارے میں ہے۔ ہم تو اس کے داعی ہیں کہ پاکستان کی اڑتالیس یا پچاس فیصد آبادی خواتین پر مشتمل ہے، تو ہم کیوں نہیں کریں گے۔ میں نے ان کو صرف ایک بات کہی کہ اس میں آپ خواتین کے ساتھ جو اس وقت ظلم ہو رہا ہے، یہ بھی ڈال دیں۔ وہ یہ ڈالیں گی نہیں اور نہ انہوں نے ڈالنا چاہا۔ ان کی اپنی leader ایک terrorist attack میں شہید ہوئی ہیں۔ خواتین کے against political violence and political victimization بھی بند ہونی چاہیے کہ جس طرح ہماری پارٹی کی یاسمین راشد ایسی خواتین کی ایک symbol بن چکی ہیں جو کہ پچھلے دو سالوں سے cancer کی patient ہوتے ہوئے جیل میں ہیں اور اسی طرح بشریٰ بی بی بھی ہیں۔

تو اس میں آپ یہ نہ کہیں کہ ہم تو بڑا navigate کریں گے، بڑے اُس سے ہم بات کہیں گے۔ میں نام کا نہیں کہہ رہا ہوں، آپ یہ term ڈالیں، ہم حاضر ہیں، ہمارے سارے ساتھی حاضر ہیں۔ ہم اس میں یہ کہیں گے کہ اس میں خواتین کے ساتھ جو ظلم ہو رہا ہے، چاہے وہ domestic violence ہو یا political violence ہو یا political victimization ہو، ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ باقی ساری چیزوں کے لیے ہم بالکل حاضر ہیں۔ یہ تو صرف اپنے international audience کو وہ کرنے کے لیے آپ یہ نہ کریں۔ آپ کے اپنے ملک کے جو حالات ہیں اور جو زمینی حقائق ہیں، اس کے مطابق آپ resolutions پیش کریں۔ صرف آپ پیپلز پارٹی یا سینیٹر شیری رحمان کی بات نہ کریں بلکہ آپ یہاں اِس ملک کے عوام کی صحیح نمائندگی کریں۔ آپ ایسا نہ کریں۔

جناب چیئرمین: Leader of the Opposition! آپ دونوں آپس میں مل کر ایک resolution بنالیں اور اس کو ہم unanimously pass کر دیتے ہیں۔ دوسرا یہ کہ as a Prime Minister my moto was 'Women and minorities, they are my constituency'. تو اس لیے، for my constituency, آپ مل کر کوئی ایسی resolution لے کر آئیں جو acceptable ہو۔ ٹھیک ہے۔

سینیٹر شیری رحمان: چیئرمین صاحب! میں نے اس لیے کہا تھا کہ ہم ان resolutions میں کبھی کسی کا نام نہیں لکھتے۔

(مداخلت)

سینیٹر شیری رحمان: نہیں، ہم کسی پارٹی کا بھی نام نہیں لکھتے۔ تو ٹھیک ہے، political victimization تو ہم نے پچھلی دفعہ بھی ڈالی تھی۔ پچھلے دفعہ یہی resolution, بلکہ اس میں خواتین کی حوالے سے اور چیزیں بھی شامل تھیں جو کہ آپ کی پارٹی کی سیمی ایزدی نے دی تھیں اور جس کو ہم نے سراہا تھا۔ ہم نے اس میں کسی کا نام نہیں ڈالا تھا۔ Of course we put political victimization in it

Mr. Chairman: Sherry! no cross talk.

سینیٹر شیری رحمان: جو آپ چاہتے ہیں ہمیں لکھ کر دیتے ہیں اور وہ ہم ہمیشہ شامل کر دیتے ہیں۔ نہیں، آپ نے نام لیا ہے۔

Sir, they have no problem.

(مداخلت)

Mr. Chairman: Please address the Chair. No cross talk please.

جی سینیٹر کامران مرتضیٰ صاحب۔ جب یہ session شروع بھی نہیں ہوا تھا تو انہوں نے time مانگا تھا۔ نہیں، انہوں نے بہت پہلے، بلکہ آپ کے آنے سے بھی پہلے سے time مانگا تھا۔

Senator Kamran Murtaza

سینیٹر کامران مرتضیٰ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہت شکریہ جناب چیئرمین۔ یہ پہلی line سے تیسری line تک تو معاملہ پہنچا۔ میں نے آتے ساتھ اِس button کو press کیا تھا مگر بڑی مشکل سے اِس جگہ تک پہنچا۔

جناب چیئرمین: جی سب سے پہلے آپ نے press کیا تھا۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ: جناب! آپ کو دوبارہ seat resume کرنے پر میں مبارک باد پیش کرتا ہوں بلکہ ایک اور بھی مبارک باد آپ کو دینی ہے کہ جو آپ کو ایک جھوٹے کیس میں involve کیا تھا، تو اس میں آپ ultimately acquit ہو گئے۔ اس پر بھی آپ کو مبارک ہو مگر یہ seat جو آپ نے چھوڑی تھی تو اس پر سوال یہ ہے کہ۔۔۔

جناب چیئرمین: اگر وہ مجھے گرفتار کر لیتے تو میرا production order آپ کیسے کرتے؟

سینیٹر کامران مرتضیٰ: میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ آپ کی اس seat سے علیحدہ ہونے کی ایک وجہ تھی۔ حالانکہ میرے ذاتی خیال میں وہ وجہ بھی بہت زیادہ relevant نہیں ہے۔ آپ نے چوہدری اعجاز صاحب کا production order جاری کیا تھا اور اس وجہ سے آپ نہیں آ رہے تھے۔ آج بھی وہ ہم میں موجود نہیں ہیں۔ اس کے درمیان میں عون عباس صاحب کا ہرن مارنے کا معاملہ ہو گیا۔ اللہ پاک کا شکر ادا کریں کہ ان کو مسجد سے جوتے چرانے کے جرم میں گرفتار نہیں کیا۔ یہاں میری بہنیں اور بچیاں بیٹھی ہیں، ان کو خواتین کو چھیڑنے کے جرم میں گرفتار نہیں کیا ورنہ تو یہ

بھی کر سکتے تھے۔ بلکہ اس سے بھی آگے جایا جا سکتا تھا۔ تو کم از کم ان کے ساتھ عزت والا معاملہ یہ ہوا کہ جی آپ نے ہرن مارے ہیں اور آپ نے شکار کیا ہے۔

(مداخلت)

سینیٹر کامران مرتضیٰ: جی، میں یہ بتا رہا ہوں کہ ایسا آپ کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے۔ تو کم از کم ان کے ساتھ عزت والا معاملہ ہوا ہے مگر جناب! آج اعجاز چوہدری صاحب کو دو سال سے زیادہ ہو گئے ہیں۔ آج تک ہم انہیں اس House میں نہیں لا سکے۔ آپ نے جنوری میں order کیا تھا اور آج مارچ کے almost mid میں ہم کھڑے ہیں اور تب بھی آپ کا order implement نہیں ہو سکا۔

اعجاز چوہدری صاحب شاید میرے لیے اتنے زیادہ relevant نہ ہوں مگر یہ نظام اُن سے زیادہ relevant ہے۔ جس House میں ہم بیٹھے ہیں یہ اس سے زیادہ relevant ہے۔ جناب! کیا آپ as a Chair, یہ نہیں سوچتے کہ یہ ایوان اپنی عزت کھو رہا ہے، یہ نظام اپنی وقعت کھو رہا ہے۔ ہم اس حد تک پہنچ گئے ہیں کہ ہمارا چیئرمین ایک حکم کرتا ہے اور وہ حکم کئی کئی مہینے بھی implement نہیں ہوتا اور اس کو divert کرنے کے لیے کسی دوسرے کو کسی اور چھوٹے موٹے جرم میں گرفتار کر لیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ پھر ایسی حرکت کی جاتی ہے کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ، یعنی گھر کے ساتھ، چادر کے ساتھ، چار دیواری کے ساتھ ایک sanctity attach ہے، اس کے ساتھ ایک تقدس کا درجہ ہے، اس کو اپنی بیوی کے ساتھ سے اُٹھا کر ایک ایسے جرم میں جو کہ میرا خیال میں شاید cognizable بھی نہیں ہے، قابل دست اندازی پولیس بھی نہیں ہے، اس کو کسی دوسرے district میں لے کر جایا جاتا ہے اور اس طرح سے بے عزتی کی جاتی ہے۔ تو بے عزتی apart, گو کہ یہ بے عزتی اس سے پہلے بھی ہوتی تھی اور شیری صحیح کہہ رہیں تھی کہ اس سے پہلے بھی ہوتی تھی۔ میرے اپنے ساتھ اس سے پہلے والے ایک اور دور میں بھی دو تین اِسی طرح کے واقعات ہوئے مگر اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم ان واقعات کو دوبارہ repeat کرتے جائیں۔

جناب! آپ نے اپنا معاملہ، اپنی direction کا معاملہ جو Privileges Committee میں بھجوایا ہے میں بطور ایک وکیل اس بات کو digest نہیں کر پا رہا ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر میری کسی بات کی violation ہوتی تو میں اس کو Privileges

Committee میں move کر سکتا تھا۔ چیئرمین کی direction میں ایک command ہوتی ہے اور آپ کی command violate ہوئی ہے۔ تو آپ اس پر ذرا غور کریں کہ جب جس چیز میں command ہو اور وہ violate ہو تو کیا وہ کمیٹی میں بھجوائی جائے گی۔

جناب! یہ بات digest نہیں ہو رہی ہے اور prudent mind اس کو accept نہیں کر رہا۔ یعنی اس کا مطلب ہے کہ ہم ایک بوڑھے آدمی کو ایوان میں لانے کے لیے ایک مہینہ یا ڈیڑھ مہینہ اور لگائیں گے۔ یعنی جب اُس Privileges Committee کی report آنے کے بعد House اُس سے agree کرے گا تو اِس کے بعد پھر اُن کے خلاف کوئی کارروائی تجویز ہو گی؟ میرے خیال میں اگر آپ اس ترتیب کے ساتھ آئیں تو پاکستان میں protocol میں آپ کا درجہ تیسرے نمبر پر ہے۔ تو آپ کا order اور آپ کا حکم، جو ایک command کا درجہ رکھتا ہے، وہ کیا اُسی طرح ایک سرد خانے میں پڑا رہے گا۔

آپ اعجاز چوہدری کی بات کو چھوڑ دیں، بات نظام کی ہے، بات اس House کی ہے، بات اس House کے وزن کی ہے۔ کیا وہ وزن اسی طرح سے violate ہوتا رہے گا کہ جس طرح مرضی اُس کے ساتھ کھیلا جائے۔ کیا چیئرمین کا بھی privilege violate ہوتا ہے یا اس کی کوئی command بھی ہوتی ہے؟ کیا اس حکم پر عمل درآمد ہونا تھا یا آپ نے اس کو اگلے House میں بھجوا دینا تھا۔ جناب! یہ بات مجھے تکلیف دے رہی ہے۔ یہ بات مجھے digest نہیں ہو رہی ہے۔

جناب چیئرمین: میں اِس کا جواب دیتا ہوں۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ: جناب! incidentally میں ایک اور دور میں بھی سینیٹ کا ممبر رہا اور اس وقت آپ کو بھی یاد ہوگا، غالباً مشرف صاحب کا دور تھا۔ میں مشرف صاحب کی تعریف نہیں کرتا۔ میں مشرف صاحب کا سخت ناقد ہوں مگر اُس وقت کا House اور آج کے House کا موازنہ کریں تو کیا ہم نے آج اِس کے standard کو کم نہیں کر دیا؟ ہمیں اس پر آپس میں بیٹھ کر debate کرنی چاہیے۔ کیا ہم اُس درجے سے نیچے نہیں چلے گئے؟ ہم جب تمام درجات سے نیچے گر رہے ہیں تو یہ ultimately عام عوام کا، جس کو represent کرنے کے لیے ہم اس House میں آتے ہیں، اُس کا اِس ایوان سے بلکہ تمام ایوانوں سے اعتماد ختم ہو جائے گا اور ڈریں اُس

دن سے جس دن یہ اعتماد ختم ہو جائے اور شاید یہ design کا حصہ ہے کہ ان ایوانوں سے اعتماد ختم کر دیا جائے اور ہم اتنے irrelevant ہو جائیں اور ultimately جس طرح سے وہ کھیل کھیلنا چاہتے ہیں، وہ کھیل سکیں۔

اس نظام کی مثال مٹھی میں پکڑی ریت کی طرح ہے جو تیزی کے ساتھ ہاتھ سے نکل رہی ہے۔ عوام کے مسائل کو تو چھوڑیں، ہم تو اپنے مسائل بھی حل نہیں کر رہے اور اُس کے لیے ہم ایسے طریقوں کا اختیار کر رہے ہیں جو ultimately جگ ہنسائی کا باعث بنتے ہیں۔ جناب! آپ اپنے order کو implement کرائیں ورنہ کل خدانخواستہ چیئرمین کو اسی طرح کے یا سینیٹر عون عباس صاحب سے کم تر جرم میں گرفتار کر لیا جاتا ہے تو اس ایوان کے پاس کوئی option نہیں ہوگا۔ جناب! آپ کا شکریہ۔

جناب چیئرمین: میں نے ابھی آپ سے یہی کہا کہ پرسوں میرا فیصلہ آیا تو مجھے گرفتار بھی کر سکتے تھے، اس کا production order کون نکالتا؟ میں آپ کو صرف یہ بتا رہا ہوں کہ I had been custodian of the National Assembly and now custodian of the Senate, ادھر deadlock آگیا تھا۔ That was year 1994-95 and Mohtarma Sahiba was the Prime Minister, first time ever in the history of Pakistan, the privilege motion was moved against non-implementation of the orders, وہ میں نے کئے تھے۔ آپ بیٹھ کر جب study کریں تو اس کے بہت اختیارات ہیں اور میرا privilege breach نہیں ہوا بلکہ پورے House کا privilege breach ہوا ہے۔ ایک matter تھا، that should have been, still they are going to the courts. ابھی تک courts کا فیصلہ نہیں آ رہا، میں یہ چاہ رہا تھا کہ ان لوگوں کو کمیٹی میں بلایا جائے جب آپ کمیٹی میں جائیں گے اور شاید آپ کمیٹی کے رکن ہوں گے۔ سینیٹر محمد ہمایوں مہمند صاحب! آپ بات کریں۔

Senator Mohammad Humayun Mohmand

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: جناب! آپ کا شکریہ۔ میرا مسئلہ اس ایوان کے بارے میں ہے، میرا مسئلہ یہ ہے کہ Article 59 کہتا ہے کہ سینیٹ کیسے بنتا ہے، وہ آپ کو بتاتا ہے کہ جب سینیٹ بنتا

ہے تو ایک province سے Senators آتے ہیں اور total 96 لوگوں کو elect کیا جاتا ہے تو Senate constitute ہوتا ہے۔

(اس موقع پر جناب پریذائیڈنگ آفیسر (سینیٹر عرفان الحق صدیقی) کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: السلام علیکم۔ جی سینیٹر محمد ہمایوں مہمند صاحب! آپ بات کریں۔

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: جناب! جب Article 59 بتا دیتا ہے کہ Senate constitute کیسے ہوتا ہے، اس میں تعداد بھی لکھی ہوتی ہے، اس میں ساری چیزیں آہستہ آہستہ لکھی ہوتی ہیں۔ اس کے بعد دوسری چیز یہ ہے کہ Article 60 میں آ جاتے ہیں تو وہ کہتا ہے کہ جب Senate constitute ہوتا ہے، according to Article 59. پھر اس کے بعد چیئرمین، ڈپٹی چیئرمین کا election ہوتا ہے اور President کا election ہو سکتا ہے۔

جناب! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس وقت چیئرمین سینیٹ، صدر صاحب اور ڈپٹی چیئرمین صاحب کی seats, یہ ساری non-constitutional ہیں، they are going against the Constitution. Why? As of today, Senate is not duly constituted, ابھی تک Senate constitute نہیں ہوا۔ اس میں بعض لوگ کہتے ہیں کہ vacant seats ہیں، جناب! Vacant seat وہ ہوتی ہے کہ جب میں resign کر دوں یا خدانخواستہ! کسی کی death ہو جائے گی، that is the vacant seat. No election was held in KP so, this Senate is not duly constituted, so I am sorry sir, ہم لوگ نہیں، آپ as Chairman نہیں ہو سکتے کیونکہ اس وقت Senate duly constitute نہیں ہوا، وہ elections غلط تھے۔ کہتے ہیں کہ ہماری کوئی بات نہیں مانتا، آپ decision دیتے ہیں اور production order جاری کرتے ہیں، آپ کی کوئی بات نہیں مانتا، آپ کی بات کیوں مانیں گے کیونکہ as per Constitution اس وقت آپ کی seat elected ہونی نہیں چاہیے۔

جناب! ڈپٹی چیئرمین صاحب ہوتے ہیں اور وہ یہاں پر بات کر رہے ہوتے ہیں،[1][***]
اس وقت ان کی seat duly constituted نہیں ہے۔ آپ نے Privilege Committeeکا ذکر کیا۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر محمد ہمایوں مہمند صاحب! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے ڈپٹی چیئرمین کے بارے میں جو remarks دیے ہیں، وہ حذف کئے جاتے ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ آپ شائستہ بات کیا کرتے ہیں اور اس شائستگی کو برقرار رکھیں، ماشاء اللہ۔

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: جناب! میں honestly آپ سے سیکھ کر، شائستگی سے کڑوی بات کرتا ہوں۔ جناب! آپ نے Privilege Committee کا بھی ذکر کیا اور آپ اس کی date بھی announce کر دیں گے لیکن again I will come back and refer to one thing, ہم واقعی کہتے ہیں کہ پارلیمان Supreme ہے، ہم واقعی کہتے ہیں کہ Constitution کے لحاظ سے یہ پارلیمان ہے۔ جناب! ہم خود یہاں پر بیٹھ کر Constitution کی violations کر رہے ہیں، میرا مطلب ہے کہ مجھے honestly سمجھ نہیں آتی کہ ہم کس سے جھوٹ بول رہے ہیں اور ہم کس سے بے ایمانی کر رہے ہیں۔ ہم عوام سے جھوٹ بول رہے ہیں۔ یہاں پر اوپر کلمہ لکھا ہوا ہے، ہم لوگ یہاں پر بیٹھ کر جھوٹ بول رہے ہیں، ہم یہاں پر بیٹھ کر ہر چیز کی violation کر رہے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گا، جیسے میرے ساتھ سینیٹر کامران مرتضٰی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، یہ practicing lawyer ہیں اور بہت سارے lawyers ہیں، میں ان سب سے یہ سوال کروں گا کہ آپ اس پر کوئی discussion کریں۔ اس وقت کیا واقعی سینیٹ duly constitute ہے یا نہیں ہے؟ کیا ہم Articles 59 and 60 کی violations کر رہے ہیں یا نہیں کر رہے۔ جناب! میرا یہ point تھا، آپ کا شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر سیف اللہ ابڑو صاحب! ان کے بعد آپ بات کریں گے، سب بولیں گے۔ سینیٹر نسیمہ احسان صاحبہ! آپ بات کریں اور آپ مختصر بات کریں تاکہ باقیوں کو بھی موقع ملے۔

[1] *"Words expunged as ordered by the Chairman."*.

Senator Naseema Ehsan

سینیٹر نسیمہ احسان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع فراہم کیا۔ اس ایوان کے custodian کے طور پر جناب چیئر مین سینیٹ، سینیٹر سید یوسف رضا گیلانی صاحب نے اپنی ذمہ داری کو احسن طریقے سے انجام دیا۔ آپ نے سینیٹر عون عباس صاحب اور سینیٹر اعجاز احمد چوہدری صاحب کے production orders جاری کیے اور آپ نے ایوان کے وقار اور توقیر میں اضافہ کیا۔ الحمد للہ، آپ اس معاملے اور اقدام میں سرخرو بھی ہوئے۔ میں سمجھتی ہوں کہ آپ نے خود قید و بند کی صعوبتیں جھیلیں ہیں اور شاید یہ کہنا درست ہو گا کہ پیپلز پارٹی نے قید و بند کی صعوبتیں جھیلیں ہیں اور ان کا دورانیہ باقی ساری جماعتوں سے زیادہ تھا۔ میں یہ بھی کہنا چاہوں گی جو بھی حالات ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ آج "Women's Day" ہے تو Women's Day کے حوالے سے کہوں گی کہ ڈاکٹر یاسمین راشد صاحبہ cancer patient ہیں، اس وقت وہ بھی قید و بند کی صعوبتیں جھیل رہی ہیں۔ جناب! میں یہ کہنا چاہوں گی کہ یہ جو ہو رہا ہے، وہ درست نہیں ہو رہا۔

جناب! اس کے علاوہ یہ بات ہے کہ میں نے اخبار میں دیکھا تھا جب بیگم کلثوم نواز شریف صاحبہ علیل تھیں تو کچھ نے کہا کہ شاید وہ بیمار ہیں اور کچھ نے کہا کہ نہیں، وہ London جا کر بیٹھی ہیں لیکن جب ان کا انتقال ہوا تو ایک اخبار میں آیا، میں نے screen پر دیکھا تھا جب بیگم کلثوم صاحبہ کا انتقال ہوا تو نیچے لکھا ہوا تھا کہ اس ملک میں بیمار ہونے کی یقین دہانی کرانے کے لیے مرنا پڑتا ہے۔ بڑے دکھ کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ ہم لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ بیمار ہیں یا بیمار نہیں ہیں، اب انتقامی کارروائی ہو رہی ہے۔ ریاست کی ذمہ داری ہے اور Women's Day کے حوالے سے مجھے موقع ملے یا آپ مجھے موقع دیں تو میں یہی کہنا چاہوں گی کہ خواتین ایک ماں، بیٹی، بیوی اور بہن ہیں۔ میرے خیال میں ایک دن مقرر نہیں ہونا چاہیے، ہم ان کو تمام زندگی سراہیں، ان کے لیے کام کریں تو وہ کم ہو گا۔

جناب! کیا بلوچستان کی خواتین بھی ان خواتین میں شامل ہیں جن کے لیے آج "Women's Day" منایا جا رہا ہے۔ جناب! آپ بلوچستان کی بیٹیوں کو دیکھیں کہ جو بلوچستان میں آگ لگی ہوئی ہے تو اس حوالے سے ریاست کی ذمہ داری ہے، وہ اس آگ کو بجھائے۔ اب میری

جو ذمہ داری ہے شاید یہاں پر وہ مجھے بولنے کا موقع نہ ملے لیکن جناب حضرت ابراہیم کو نمرود نے آگ میں ڈالا تو ایک چڑیا تھی جس نے اپنی چونچ میں ایک پانی کا قطرہ ڈال کر اس آگ کو بجانے کی کوشش کی تو ایک بڑی چھپکلی نے کہا ایک قطرے سے کیا ہوگا، اس نے کہا میری جو ذمہ داری ہے وہ ایک قطرہ پانی کی ہے۔ میں یہاں پر کچھ کہتی ہوں بس دکھ اس بات کا ہے کہ اسلام آباد بلوچستان کو سنتا نہیں ہے اور بلوچستان کو ہمیشہ الٹی دور بین سے دیکھتا ہے جو بہت دور نظر آتا ہے۔ جناب والا! میں اسد قاسم صاحب کو اس ایوان میں welcome کرتی ہوں اور ان کو مبارک باد دیتی ہوں۔ بہت شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر کامل علی آغا صاحب میں آیا ہوں تو یہ جو ایک list یہاں پر ہے۔ میری گزارش سن لیں۔ میں نے اس computer پر جو list دیکھی ہے، جو ترتیب دیکھی ہے میں اسی ترتیب سے بلا رہا ہوں۔

سینیٹر کامل علی آغا: میں عرض کر رہا ہوں کہ جنہوں نے احتجاج کیا ان کو واپس بلا لیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی، بلا لیں۔ بالکل ٹھیک ہے۔ سینیٹر سیف اللہ ابڑو صاحب۔

Senator Saifullah Abro

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: شکریہ، جناب چیئرمین صاحب! پہلے میں سید یوسف رضا گیلانی صاحب، چیئرمین سینیٹ کو مبارک باد دینا چاہتا ہوں آج وہ کافی دنوں کے بعد آئے ہیں۔ آپ کی بھی کافی efforts تھیں۔ میرے خیال میں ہمیں شکر ادا کرنا چاہیے کہ یہی صاحب دو دن پہلے اچانک arrest ہو گئے تو آنے کا ایک جواز مل گیا۔ actually main ان کا جو قصہ تھا وہ سینیٹر اعجاز احمد چوہدری صاحب کا تھا۔ سینیٹر اعجاز احمد چوہدری صاحب آج بھی نہیں آئے۔ شاید میرے خیال میں اس پر stand لینا چاہیے۔ چلیں کوئی بہانہ ہی مل گیا۔ اچھی بات ہے۔ اچھی traditions کو follow کرنا چاہیے۔

جناب چیئرمین! مجھے آپ کے توسط سے ایک بات بھی share کرنی تھی کہ یہاں کسی بھی issue کے حوالے سے جب discuss ہوتا ہے، یہاں پر ہمارے دو سینیٹر صاحبان کا issue تھا وہ اس ایوان کے سینیٹرز ہیں۔ ہم سب کے بھائی ہیں پھر بھی جب کسی کو کہیں سے موقع ملتا ہے کوئی نہ کوئی نشتر لگا دیتا ہے ایسے PTI کے جسم میں کہ چلو ان کو کچھ تو چبھے۔ ہمیں اس پر بھی افسوس ہے کہ

ہمارے time میں جن جن کو target کیا گیا، کس نے کیا وہ ایک الگ issue ہے، جن کو تکلیف ہوئی اس کی مذمت کرنی چاہیے، پہلے بھی کی اور آج بھی کرتے ہیں لیکن ابھی کسی میں ہمت ہونی چاہیے sitting government میں ان کے جو نمائندے یہاں پر بیٹھے ہیں کہ بجائے اس کو مذمت کرنے کے پھر بھی آپ PTI کو target کریں یہ اچھی روایت نہیں ہے۔

زرداری صاحب کی 12 سال جیل کو ہم اس کی مذمت کرتے ہیں۔ پی ٹی آئی کے پاس چھ مہینے کا وقت تھا، زرداری صاحب کی بہن جیل میں گئی، نہیں جانا چاہیے وہ غلط تھا، چھ مہینے کا حساب تو ہو گیا ہے، خان صاحب کو جیل میں ڈیڑھ سال ہو گیا ہے۔ ان کی بیگم جیل میں ہے، ان کی بہن جیل میں ابھی تو آپ کا بدلہ ہو گیا ہے، خان صاحب نے وہ چکا دیا ہے۔ آیا کسی میں اتنی ہمت ہے کہ زرداری صاحب کو جس نے ساڑھے گیارہ سال جیل میں ڈالا تھا اس کی بھی مذمت کریں؟ آیا کسی میں یہ ہمت ہے کہ جو ابھی sitting government جس نے زرداری صاحب اور اس کی بیگم بے نظیر صاحبہ کو پہلے جیل میں ڈالا اس کی بھی کوئی مذمت کرنے کی پوزیشن میں ہے؟ کم از کم اتنا تو ہو اس سے فائدے تو نہ لیں، اتنے بڑے بڑے عہدے لے کر بیٹھے ہوئے ہیں ان کا کم از کم نام تو لیں۔ جو ضیاء الحق کے جانشین تھے ان کا نام تو لیں جنہوں نے بے نظیر صاحبہ کے ساتھ ماضی میں ناانصافی کی یہ ہونا چاہیے۔

میں سب دوستوں کو یہ کہتا ہوں خاص طور دو بڑی پارٹیوں کو جو 1996 سے ہمیشہ آپس میں ان کی دشمنی تھی، لڑتی تھیں۔ یہ خان صاحب کو سلام کریں کہ خان صاحب کی سیاست کی وجہ سے آپ سب آپس میں مل کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ کی ماضی کی سیاست ختم ہو گئی۔ آپ کے ماضی کے اختلافات ختم ہو گئے ہیں۔ آپ کے ماضی کے جو دکھ تھے وہ بھی ختم ہو گئے ہیں۔ خان صاحب کی یہ بڑی achievement ہے کہ پاکستان کی سیاست میں جن کا قبضہ تھا وہ آج ایک ہی لائن میں بیٹھے ہیں۔ وہ کہتے ہیں ناں، مجھے تو شعر بھی کم آتے ہیں۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز

تو بھائی کم از کم وہ چیزیں ہمیں نہ بتائیں اللہ تعالیٰ آپ کو یہ انقلاب آپ کی انقلابیت آپ کو دے۔

جناب والا! میں ایک اہم ایشو کی طرف آتا ہوں۔ سندھ میں اس وقت پانی کا issue تھا میں نے resolution پیش کی وہ ایوان میں ابھی تک take-up نہیں ہوئی، مجھے پتا نہیں

وہ جو ہماری حکومت میں parties ساری unanimously تھیں parties without
ہیں انہوں نے اس پر sign نہیں کیے تھے باقی سب سینیٹرز نے کیے تھے، BAP, ANP party کے تھے، JUI کے میرے بھائی بیٹھے ہوئے ہیں انہوں نے بھی کیے تھے ابھی تک اس کا کچھ نہیں ہوا، یہ ہمارے سندھ اور بلوچستان کی شہ رگ ہے۔ اس کے احتجاج کے لیے جام شورو میں 5 مارچ کو ہمارے students نکلے تھے جو سندھ پولیس نے ان کا حشر کیا، وہ students تھے، سندھ پولیس نے water-cannon لاٹھیاں، ڈنڈے سٹوڈنٹس کو انہوں نے ایسے پکڑا جیسے کچے کے ڈاکوؤں کو نکال کر لائے ہیں کہ ان سے وہ بدلہ لے رہے ہیں۔ سندھ پولیس کی اتنی ہمت ہے تو کچے میں جائیں۔ ابھی سندھ میں چھ، سات اضلاع کے نام میں لیتا ہوں پورا سندھ ابھی آگ میں جل رہا ہے۔

کراچی میں اب آ جائیں 292 لوگ ان دو مہینے اور یہ چھ دن میں وہ ڈمپر ٹریفک کے حادثات میں مارے گئے ہیں، آپ ہر روز ٹی وی پر دیکھتے ہوں گے اور اخبارات میں بھی آتا ہوگا۔ آپ آ جائیں دو دن پہلے جیکب آباد میں تین لوگ میراں پور میں قتل کیے گئے ہیں۔ لاڑکانہ میں ایک ہندو businessman تھا اس کو شہر میں قتل کیا گیا۔ نوڈیرو میں جہاں پر ہونا ہی نہیں چاہیے وہ امن کا شہر ہونا چاہیے جہاں شہید بھٹو مدفن ہیں، جہاں بے نظیر بھٹو صاحبہ کی آخری آرام گاہ ہے اس شہر میں دن دیہاڑے لوگوں کو آ کر قتل کیا جاتا ہے۔ ہم کہاں جائیں، جامشورو، کراچی، جیکب آباد، لاڑکانہ سارا سندھ جل رہا ہے۔ آپ ان issue کو براہ مہربانی Human Rights Committee کو بھیجیں اور IG, Police along with their all DIGs سندھ اس وقت جل رہا ہے، ہم اس باتوں میں نہیں جاتے۔ ہم صوبوں کی نمائندگی کرتے ہیں، کم از کم law and order situation درست ہو گی تو آگے بھی چلیں گے، عوام کو فائدے دینے کی بات ہو گی آگے چلیں لیکن کم از کم امن و امان تو ہو۔

جناب صدیقی صاحب مجھے بڑی خوشی ہوتی ہے جب آپ یہاں پر بیٹھتے ہیں، یقین کریں جس طریقے سے آپ ایوان کو چلاتے ہیں بہت خوشی کی بات ہے۔ آپ نے سارے ماحول کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی لیکن جیسے سینیٹر محمد ہمایوں مہمند صاحب نے ڈپٹی چیئرمین صاحب کے لیے بات کی، ٹھیک ہے وہ الفاظ شاید تلخ ہوں نہ ہوں ایسے لیکن اس نے کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ آپ اس چیز کے witness ہیں جب آپ ہمارے leader of the opposition کو کل میں نے دیکھا،

میں تو تھا نہیں، اجلاس آیا 9.30 بجے۔ میں سندھ میں تھا، میں کل پہنچا، جیسے میں نے video دیکھی تو سینیٹر منظور احمد صاحب کے ساتھ اس کی لڑائی تھی۔ دیکھیں یہ مہذب ایوان ہے یہاں ڈپٹی چیئرمین کو نا جانے کیسے کیا سمجھایا گیا ہے کہ آپ لوگوں کے ساتھ اس طریقے سے تضحیک سے بات کریں۔ ایک چھوٹی سی مثال دے کر پھر میں اپنی بات کو ختم کرتا ہوں، کافی اور دوستوں نے بھی بات کرنی ہے۔ ڈپٹی چیئرمین صاحب کو کسی نے یہ بتا یا ہے کہ آپ ایسا کام کرو جس سے آپ کا نام نکلے، مطلب اس کو کسی نے یہ سمجھایا ہے ایک ہی جملہ بولیں کہ میں آئین اور قانون کی بات کرتا ہوں۔ کون سی قانون کی بات اس کی تو ساری چیزیں کھل گئیں۔ جب سینیٹر محسن عزیز صاحب کا جو Bill آیا اس پر voting ابھی تک announce نہیں ہوئی تو وہ قانون تو ختم ہو گیا ناں۔ ہاں وہ اس جملے پر اس کے ذہن میں بیٹھ گیا ہے، جی میں جو بھی کروں گا وہ قانون کے حساب سے ہو گا۔

ایک کہاوت ہے، اس کو میں بتا کرکے پھر اپنی نشست پر بیٹھتا ہوں۔ ایک گاؤں کا بڑا آدمی تھا اس کے مرنے کا آخری وقت تھا اس نے اپنے بیٹے کو بلایا، اس نے کہا کہ بیٹا میری بڑی حیثیت اور نام تھا آپ بھی کوشش کرنا کوئی نام نکالو، پہلے کوشش کرنا اچھے کام کرو، لوگوں کی خدمت کرو اس پر شاید لوگ واہ واہ کریں اگر وہ بھی نہ ہو سکے تو پھر لوگوں سے لڑائی کرو، قتل ہو، یہ ہو، وہ چیزیں تو لوگ سمجھیں کے یہ بڑا ظالم ہے نام ہونا چاہیے۔ اس نے کہا اگر کچھ بھی نہ ہو، میں ابھی وہ مثال نہیں دینا چاہتا، کوئی گندہ کام کروا کر بھی نام اپنا نکلوانا۔ بات ہے کہ پتا نہیں کہ ڈپٹی چیئرمین صاحب کو کس نے سمجھایا کہ نام نکلوانا ایسے آپ بیٹھ جاؤ گے۔ مجھے آدھا منٹ دے دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: چلیں، ابڑو صاحب بہت شکریہ۔ اب ایسے arena میں چلے گئے ہیں۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: نہیں، نہیں میں اس پر نہیں آتا۔ دیکھیں آپ بڑے ہیں۔ آپ ان کو سمجھائیں۔ دیکھیں میں اس پر نہیں جاتا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی ٹھیک ہے۔ آپ کی بڑی نوازش۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: میں آپ سے گزارش کرنا چاہتا ہوں، آپ بڑے ہیں۔ آپ اس پارٹی کے پارلیمانی لیڈر بھی ہیں۔ آپ اگر اس کو سمجھائیں گے تو یہ ایوان بڑی عزت و آبرو سے چلے گا۔

یہ نہیں کہ اس کو غلط tradition پر ڈال دیں تو پھر سینیٹر منظور احمد جیسے اور سینیٹرز بھی ان کے گلے پڑ جائیں گے۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ کا پیغام مجھ تک پہنچ گیا ہے۔ شکریہ۔ میڈم شیری رحمان آپ کوئی resolution لانا چاہتی ہیں؟

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ اس پر کوئی tool لے آئیں تو ہم اسے refer کر دیں گے، اس طرح نہیں ہو گا۔ ابڑو صاحب باضابطہ طور پر کوئی چیز لے کر آئیں تو ہم کر دیں گے، کوئی resolution لے آئیں، کچھ لے آئیں۔ Call attention notice لے آئیں۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میں بتاتا ہوں، ابڑو صاحب آپ میری بات سنیں گے تو میں issue کا بتاؤں گا۔ آپ تشریف رکھیں۔

(مداخلت)

سینیٹر شیری رحمان: آپ بات تو کرنے دیں۔ آپ میرے time میں بات کر رہے ہیں۔ بدتمیزی مت کیجیے۔ میں آپ سے بدتمیزی نہیں کر رہی ہوں۔ I am not talking to you.

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: وہ آپ کو نہیں کہہ رہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ آپ تشریف رکھیں گے تو بات ہو گی۔ ان کی dictation نہ لیں، میری گزارش سن لیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ گھمرو صاحب میری بات سن لیں، یہ computer ہے، کسی نے ہاتھ سے نہیں لکھا ہوا، حضرت علامہ صاحب کا نام ان کے بعد آتا ہے۔ میں اس resolution کے بعد حضرت علامہ صاحب کو time دوں گا، اس کے بعد آپ کی باری آئے گی۔ جی شیری رحمان صاحبہ۔

سینیٹر شیری رحمان: شکریہ، جناب پریذائیڈنگ آفیسر صاحب۔ بات یہ ہے کہ آج International Women's Day پر ہمیشہ ہم قرارداد پیش کرتے ہیں، جو زمینی حقائق کی نہ صرف عکاسی کرتی ہے بلکہ آگے حکومتوں کو اور معاشروں کو recommend کرتی ہے کہ کرنا

کیا ہے اور روایت یہ ہے کہ اس resolution اور آج کے دن کی اہمیت کی حوالے سے تمام اراکین جو بھی تقاریر کرنا چاہتے ہیں وہ اس پر بھی تقریر فرماتے ہیں۔ آپ اجازت دیں تو میں move کرتی ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ کی شبلی فراز صاحب سے بات ہو گئی ہے۔

سینیٹر شیری رحمان: جی ہو گئی ہے۔ وہ کچھ اور additions چاہ رہے تھے harassment of husband تو میں بعد میں ان سے کروادوں گی۔

سینیٹر سید شبلی فراز: اس کی political victimization وہ اس میں شامل ہے۔

Mr. Presiding Officer: Agreed upon.

Motion under Rule 263 moved for dispensation of Rules

Senator Sherry Rehman: I have move motion under Rule 263 of the Rules of Business and Conduct of Business in the Senate, 2012 that the requirements of Rules 29, 30 and 133 of the said rules be dispensed with in order to enable the House to move and pass a resolution on Women's Day.

Mr. Presiding Officer: Now I put the motion before the House.

(The motion was carried)

Resolution moved by Senator Sherry Rehman on International Women's Day

Senator Sherry Rehman: Recognizing the persistent disparities and challenges faced by women and girls in Pakistan, including but not limited to economic, social, and political barriers that hinder their full participation and contribution to society;

Acknowledging that Pakistan ranks 145th out of 146 countries on the World Economic Forum's Gender Gap Index. This indicates a significant gender gap and a

decline from 2023, when Pakistan was ranked 142nd underscoring the urgency of taking swift and decisive measures to bridge the gender gap;

The Senate of Pakistan recommends that the Government should take accelerated measures to ensure and enhance women's economic inclusion, including but not limited to:

i) Forging women's economic empowerment by increasing financial inclusion, expanding access to credit and business resources, and fostering entrepreneurship to create sustainable economic opportunities for women;

ii) Ensuring women have the right to make health choices and not be forced to marry while they are underage. Helping women and girls make informed decision about their health by reforming healthcare policies, ensuring access to reproductive health services, and prioritizing mental and maternal health care;

iii) Ensuring women's access to legal rights, information on such rights, and timely action for prosecution of cases and crimes against women including political victimisation;

iv) Ensuring action on gender-based violence and sexual harassment in the workplace. Ensuring that crimes based on so-called "honour" are severely penalised by the law;

v) Recruiting , retaining, and developing and investing in women talent by strengthening policies that promote workplace equity, ensure fair and equal wages, and implement programs to support career progression and leadership developments;

vi) Supporting women and girls in leadership, decision making, business, and STEM fields through strategic mentorship programs, scholarships, and educational reforms that break barriers to professional advancements;

vii) Designing and building infrastructure that meets the needs of women and girls by improving transport safety, workplace childcare facilities, and access to digital and financial resources to support economic participation;

viii) Involving women and girls in sustainable agriculture and food security by equipping them with technical training, land rights, and access to agricultural financing to enhance their role in climate resilience and food sustainability;

ix) Providing women and girls with access to quality education and training by eliminating barriers to schooling, promoting literacy programs, and ensuring digital access for skill-building and lifelong learning;

x) Elevating women and girls' participation and achievement in sports by increasing

investment in female athletes, ensuring equal opportunities, and breaking gender stereotypes in competitive sports;

xi) Promoting the creative and artistic talent of women and girls by supporting women in the arts, literature, and cultural industries through funding, mentorship, and public platforms;

xii) Addressing further areas supporting the advancement of women and girls, including legal protection against discrimination, stronger enforcement of equal pay policies, and initiatives that amplify women's voices in media and policymaking.

The House also calls upon all stakeholders, including government agencies, civil society organizations, the private sector, the media, academia, and individuals to join hands in the collective pursuit of gender equality and women's empowerment, recognizing that only through bold, decisive and sustained efforts we can build a more inclusive, equitable and just society for all.

These measures emphasize the importance of Accelerate Action for Gender Equality as highlighted by the theme for International Women's Day 2025, consistent with the priority of the UN 69th Commission on the Status of Women aimed at advancing gender equality and women's empowerment through economic inclusion for women and rights globally."

جناب پریذائیڈنگ آفیسر! یہ تھوڑی سی چیزیں ہیں اور میں سمجھتی ہوں کہ یہ comprehensive بھی نہیں ہیں اور اس میں بہت کچھ رہتا ہے، کسی نے inheritance

rights کی بات کی اور domestic violence تو gender based crimes میں آتا ہے لیکن آج کل جو صورت حال ہے اور خاص طور پر ,prosecution خواتین کے حوالے سے جو crimes ہوتے ہیں ان میں تو ایک shocking صورت حال نظر آ رہی ہے کہ خواتین کے خلاف جو جرائم ہیں چاہے وہ بلوچستان، سندھ، پنجاب، خیبر پختونخوا، گلگت یا آزاد کشمیر سے ہوں اور عدالتوں میں gender based crimes کے حوالے سے سب سے slow prosecution ہے اور جو رپورٹ آئی ہے اس کے مطابق اس وقت سب سے بہتر صورت حال اسلام آباد میں ہے، سندھ میں اس کے بعد اور سب سے slow صوبہ اس وقت پنجاب ہے، جہاں پر خواتین کے خلاف crimes کا graph کافی بڑھ چکا ہے، چونکہ وہاں population اتنی ہے۔

میری گزارش ہو گی کہ اس صورت حال میں جب کہ development and empowerment کے حوالے سے خواتین پاکستان کی اولین ترجیح ہونی چاہیں اور ہر جگہ خواتین اپنا لوہا منوا رہی ہیں، جہاں جہاں خواتین کو opportunities مل رہی ہیں وہاں وہاں وہ اپنا لوہا منوا رہی ہیں اور اپنے ملک کا نام روشن کر رہی ہیں۔ ہر جگہ نہ صرف اپنی opportunities کو دیکھتے ہوئے بلکہ ان کی جو بھی صلاحیتیں ہیں انہیں بروئے کار لا رہی ہیں۔ جناب پاکستان میں بہت سے مسائل ہیں، میں نے جن کا عندیہ دیا ہے خاص طور پر آپ elite classes سے لے لیں یا نیچے تک چلے جائیں bottom of the social pyramid میں صورتحال ایسی ہے کہ ہر جگہ جہاں پر ہمارے خاص طور پر دیہی علاقوں میں، شہروں میں بھی پانی کی قلّت ہے۔ ستر فیصد ملک کی خواتین پانی مہیا کرتی ہیں اپنے کندھوں پر، اپنے ہاتھوں سے اٹھا کر لاتی ہیں۔ ان کا 3rd quarter day جو ہوتا ہے more than three quarters of the day وہ جاتا ہے ان ہی activities میں، پھر آپ دیکھیں تنخواہ کو تو چھوڑیں لیکن دنیا بھر میں یہ acknowledge ہو چکا ہے۔ دو چیزیں یہ صرف پاکستان میں نہیں ہو رہا ہے یہ ہر جگہ ہو رہا ہے۔

آپ دیکھتے ہیں جتنے بھی SDGs ہیں جو SDGs سب سے زیادہ خراب perform کر رہے ہیں وہ خواتین کے حوالے سے ہیں۔ دنیا میں اور پاکستان میں domestic based violence اتنا بڑھ چکا ہے کہ اب کہا جاتا ہے کہ ہر تیسرے گھر میں اور میں صرف پاکستان کی بات نہیں کر رہی، ہر تیسرے گھر میں خواتین کو جنسی attack کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، this is not

just Pakistan, this I heard in Great Britain in the UK میں یہ ہو رہا ہے تو آپ سوچیں کہ یہ کیا حالات ہیں۔ زچگی کے حالت میں ہر دو گھنٹے، اس سے بھی کم کہا جاتا ہے مائیں بچے پیدا کرتے ہوئے دم توڑتی ہیں۔ مجھے کسی نے بتایا کہ میڈم ہر دو گھنٹے نہیں ہیں ہر دو منٹ ہے۔

This is shocking لیکن میں نے اسے اس لیے present نہیں کیا کیونکہ جب تک مستند figures نہیں ہوں گے میں نہیں کروں گی۔ لیکن جو پاکستان میں حالات ہیں، 22% خواتین کہا جاتا ہے کہ work force میں ہیں، main stream work force میں اس لیے میں نے بتایا کہ جو پورے ملک کی care agriculture and urban economy ہے وہ خواتین سے چل رہی ہے لیکن main stream work force میں 22% ہیں۔ 22% کا کیا مطلب ہے کہ باقی تو documented ہی نہیں ہیں۔ یہ پاکستان کے unseen workers جو آپ کا پانی، کھانا، آپ کے کھیت، آپ کی fisheries ہر جگہ بیٹھی ہوتی ہیں آدھی wages پر یا no wages پر۔ آپ کے گھروں میں جو کام ہو رہا ہے وہ no wages پر ہو رہا ہے چاہے آپ کی ماں ہے یا بہن ہے یا بیٹی ہے یا بیوی ہے وہ گھر کو support کر رہی ہیں اور entire nurture economy, the care economy of the world is running on women and particularly in Pakistan and in South Asia.

جہاں پانی کی قلّت ہے اور ستر فیصد سے زیادہ عورتیں وہ پانی اپنے ہاتھوں سے لے کر آتی ہیں۔ شہروں میں ہوں جہاں پانی نل سے نہیں نکل رہا یا گاؤں میں۔ یہ بلکل مستند figures میں آپ کو present کر رہی ہوں اس پر سوچنے کی بات ہے اور بھی بہت statistics ہیں۔ میں آپ کا اس میں وقت نہیں لینا چاہتی لیکن موٹی موٹی جو خوفناک باتیں ہیں میں نے آپ کو child mortality کی جو بتائی ہیں آپ دو منٹ دیکھ لیں یا دوگھنٹے دیکھ لیں both are terrible. اس کے حوالے سے اور health choices صرف آج تک میں نے bill move کیا پانچ سال ہو گئے ہیں اس House میں، میں سراہتی ہوں اس House کو اور مبارک باد دیتی ہوں کہ اس House نے introduction, committee level,

دیا پھر اس نے National Assembly میں جا کر دم توڑا کہ بچیوں کی شادیاں approval زبردستی نہ کی جائیں۔ اٹھارہ سال کی عمر سے پہلے نہ کی جائیں یہ بہت اہم مسئلہ ہے۔ اسی لیے آپ maternal mortality figures دیکھ رہے ہیں لیکن اس House نے وہ bill pass کیا وہ bill پانچ سال وہاں گھومتا رہا۔ اب کسی اور ممبر کو میں نے دے دیا ہے کسی MNA کو جو کوشش کر رہی ہیں۔ لیکن آپ سوچیں اور یہ صرف ICT کے لیے ہے پاکستان میں سوچتے نہیں ہیں۔

بلوچستان کی میری بہن فاضل ممبر بات کر رہی تھیں ہر علاقے میں استحصال ہو رہا ہے discrimination ہو رہی ہے ابھی بھی آپ دیکھیں میں پوچھتی ہوں ہر political party سے بھی پوچھیں کہ آپ panels بنا کر بیٹھ جاتے ہیں اس میں کتنی خواتین ہوتی ہیں۔ ہر بڑی پارٹی سے پوچھیں، PPP میں تو decision making میں ہم ہیں۔ میں اپنی leadership کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں اور شکریہ ادا کرتی ہوں۔ I was the first woman leader of the opposition پاکستان میں پہلے نہیں بنی ہیں ابھی تک Chairman Senate بھی کوئی نہیں بنی ہے۔ اگر National Assembly میں speaker بنی تو PPP نے بنائی token آوازیں نہیں ہیں ہماری لیکن ہر جگہ this must change.

آپ boards پر خواتین، businesses کو boards پر ڈالنا پڑے گا ہر leadership position میں ڈالنا پڑے گا۔ اشرافیہ میں بھی جو استحصال ہو رہا ہے آج بھی میں کہوں گی کہ کراچی میں ایک club ہے Sindh Club کے نام سے لوگ مر مر کے اس کی membership کیلئے line میں لگے ہوئے ہیں، line لگی ہوئی ہے ہر جگہ اشرافیہ میں، political اشرافیہ میں بھی وہ عورتوں کو members allow نہیں کرتے۔ Member بناتے ہیں تو کہتے ہیں کہ بی بی آپ vote نہیں کر سکتی، نہیں چاہیے ایسی membership جہاں vote نہیں کر سکتے۔ میرے آباؤاجداد اس club میں رہتے تھے جاتے تھے میرے میاں کے پاس membership ہے قسم ہے کہ میں اس میں قدم رکھوں کسی شادی کے لیے بھی۔

If they don’t allow women to vote in their general body election the elite of this country they should be ashamed of themselves and all those who go to that club should be ashamed of themselves. Thank you very much.

اور باقی ہم دیکھتے ہیں کہ تو یہ کہنا کہ ہم at least 1%, no the 1% is doing worse.آپ کے گھروں میں آپ کے دروازوں کے پیچھے کیا ہوتا ہے domestic violenceیہ اسی کی بات ہو رہی ہے۔ جس معاشرے میں violenceہوگا، جس معاشرے کی اشرافیہ اپنی عورتوں کو اس قابل نہیں سمجھے گی کہ وہ votingکے لیے جائز full citizenہیں تو وہاں violenceضرور ہوگا۔ یہ ساری کڑیاں جڑی ہوئی ہیں۔Punjab Club میں مجھے کوئی بتائے اگر ایسا ہوتا ہے تو changeکریں Sindh Club میں تو ہو رہا ہے۔ شرم ناک بات ہے اور بہت سی جگہوں پر ایسا ہو رہا ہے اور ہم ہونے دے رہے ہیں یا تو آپ لوگ boycottکریں۔ جو جو جگہیں عورتوں کو votingکے full rightsنہیں دیتی ہیں ان کا institutional boycottہونا چاہیے۔ بہت شکریہ۔

Mr. Presiding Officer: Sherry please listen to Senator Agha.

Senator Kamil Ali Agha

سینیٹر کامل علی آغا: ہر دفعہ ہم ایک resolution passکرتے ہیں اور بیشتر میں نے دیکھا ہے کہ شیری صاحبہ اس میں activeرہتی ہیں۔ میں ایک تجویز دینا چاہتا ہوں یہ اچھی چیزیں ہیں لیکن اس resolutionمیں بہت ساری کمی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس resolution کو passکرتے ہوئے اس میں ایک چیز addکر لی جائے کہ اس کے متعلق ایک follow up committeeبنائی جائے۔ جو سینیٹ کی طرف سے اس کو followکرے اور ہر سال معلوم ہو کہ کتنی چیزوں کے اوپر ہم نے legislationکی ہے، کتنی چیزوں کو follow upکیا ہے، کتنی چیزیں committeeکی طرف سے pursueکرنے کی وجہ سے سینیٹ کی طرف سے معاملات حل ہوئے ہیں۔ وہ بھی اگر ہم progressدیا کریں تو کم از کم authoritiesکو فکر تو ہو کہ اس میں کچھ کرنا ہے ورنہ تو یہ ایک مذاق بن گیا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آغا صاحب۔

سینیٹر کامل علی آغا: خواتین بھی کہتی ہوں گی کہ یہ انہوں نے ایک روایت پوری کر دی ہے لیکن ہونا کچھ بھی نہیں ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آغا صاحب آپ کی تجویز بہت اچھی ہے لیکن it should not be specifically for this resolution. آپ ایک ایسی قرارداد لے کر آئیں کہ یہ ایوان جتنی بھی قراردادیں منظور کرتا ہے ان کی monitoring کے لیے ایک کمیٹی ہونی چاہیے جو دیکھے کہ وہ قراردادیں کسی کھوہ کھاتے چلی گئی ہیں یا ان پر کچھ عمل ہوا ہے، not particularly with this one.

سینیٹر کامل علی آغا: میری گزارش یہ ہے کہ یہ particularly اس معاملے میں اس لیے ضروری ہے کہ یہ 52% آبادی کا مسئلہ ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بعض 90% والے بھی ہوتے ہیں۔

سینیٹر کامل علی آغا: نہیں نہیں باقی ایسے معاملات نہیں ہوتے اگر اس میں add کر لیں ہم تو کیا۔۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شیری رحمان صاحبہ وہ یہ کہتے ہیں کہ ایک mechanism suggest کر دیں کہ اس resolution پر عمل درامد کے لیے کوئی system واضع ہونا چاہیے۔

سینیٹر شیری رحمان: میں agree کرتی ہوں لیکن resolutions میں mechanisms ڈالے نہیں جاتے وہ Chair کی صوابدیدً ہوتی ہے کہ آپ کہیں کہ اس کو فلاں کمیٹی میں اس کو عملی جامع پہنانے کے لیے آگے بڑھائیں۔ Resolution میں عملی جامع نہیں دیا جاتا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی بلکل ٹھیک ہے جی۔ اس کے لیے جو بھی relevant committee ہے ہم اس کو یہ refer کر دیتے ہیں کہ وہ اس کی implementation کے لیے ہمیں periodically اپنی report پیش کیا کریں۔

سینیٹر کامل علی آغا: میں نے کافی دیر سے یہ indicate کیا ہوا ہے کہ میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میں اس پر آتا ہوں، آغا صاحب مجھے ایک منٹ کی مہلت دے دیں۔ میں ایک دفعہ حضرت علامہ صاحب سے جھاڑ کھا چکا ہوں۔ میں دوبارہ یہ جرأت اور جسارت نہیں کر سکتا۔ لہٰذا علامہ صاحب کی تقریر کے بعد باقی معاملات ہوں گے۔ Now I put the resolution before the House, جو ابھی شیری رحمان صاحبہ نے پیش کی ہے۔

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The resolution is passed unanimously. Senator Raja Nasir Abbas Sahib.

آپ سے صرف اتنی التماس ہے کہ رمضان ہے اور ممبران بیٹھے ہوئے ہیں، آپ تو کوزے میں دریا بند کر سکتے ہیں بلکہ سمندر بھی بند کر سکتے ہیں۔

(مداخلت)

سینیٹر کامل علی آغا: جناب والا! میری بات ضروری ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی آپ کی ضروری بات بھی ہو گی۔ جی، آپ کوزے میں سمندر بند کریں۔

Senator Raja Nasir Abbas

سینیٹر راجہ ناصر عباس: اس میں آپ کی شاگردی اختیار کرنی پڑے گی۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ کہ آپ نے ایک مدت بعد وقت دیا اور اس کے بعد اختصار کے بارے میں بھی فرمایا۔ رمضان کا بابرکت مہینہ ہے، مغفرت کا مہینہ ہے، رحمت کا مہینہ ہے، یہ وہ مہینہ ہے جس میں خالقِ کائنات ان لوگوں کو جنہیں وہ ان کے گناہوں کی وجہ سے ٹھکرا دیتا ہے، ان کی طرف دیکھنا اور بات کرنا بھی پسند نہیں کرتا، ان کے لیے بھی بخشش اور رحمت کے دروازے کھول دیتا ہے کہ وہ اللہ کی بارگاہ میں واپس آ جائیں، توبہ کریں اور خالقِ کائنات کا قرب پائیں۔ یہ بہت بابرکت مہینہ ہے اور اس مہینے میں ہر شے کی بہار ہوتی ہے، ربیع القرآن و شہر رمضان، قرآن کی بہار کا مہینہ رمضان کا مہینہ ہے۔ اگر ہم اس میں قرآن کی ایک آیت پڑھیں تو ختم قرآن کا ثواب ملتا ہے۔ لہٰذا اس بہت بابرکت مہینے سے استفادہ کرنا چاہیے۔

جناب والا! چیئرمین سینیٹ نے جو production orders جاری کیے، عون عباس بپی صاحب یہاں تشریف لائے، انہوں نے ایک اچھا کام کیا، وہ اس ایوان کے custodian ہیں،

انہوں نے اپنی ذمہ داری انجام دی، ان کا شکریہ۔ یہاں سینیٹر اعجاز چوہدری صاحب کا نہ آنا، یہ بھی ایک سوالیہ نشان ہے کہ وہ کون سی powers ہیں، کون سی قوتیں ہیں جو یہاں قانون کے مطابق عمل نہیں کرتیں، سینیٹر کا جو حق ہے اور چیئرمین سینیٹ کے production order کو violate کرتی ہیں، انہیں کچھ بھی نہیں ہوتا اور نہ کوئی ان سے پوچھتا ہے۔

یہاں خواتین کے حقوق کی بھی بات ہوئی ہے، میں ان سب باتوں کو ملا کر مختصر گفتگو کروں گا۔ Rule of law پر عمل کیے بغیر کسی کو بھی اس کا حق نہیں مل سکتا، عدل وانصاف rule of law کے بغیر ممکن نہیں ہے، ہماری خواتین جن کے بارے میں گفتگو ہونی تھی کہ وہ مظلوم ہیں کیونکہ تاریخ میں ان پر ظلم ہوتا آرہا ہے لیکن دین اسلام، قرآن نے، ہمارے آخری نبی ﷺ نے خواتین کے حوالے سے جو احکامات صادر فرمائے، اللہ کی طرف سے احکامات آئے کہ وہ وراثت میں بھی حقدار ہیں، وہ تقدس رکھتی ہیں، گھر کے اندر ان کا ایک احترام ہے۔ اسلام کے اندر گھر میں خاتون کے کام کاج کرنے کی ذمہ داری نہیں ہے، شوہر کے کپڑے دھونا ان کی ذمہ داری نہیں ہے، کھانا پکانا ان کی ذمہ داری نہیں ہے، جھاڑو دینا ان کی ذمہ داری نہیں ہے، تمام نان و نفقہ کی ذمہ داری مرد پر ہے۔ حتیٰ وہ بچے کو دودھ پلانے کے پیسے بھی لے سکتی ہے، اللہ تعالیٰ، قرآن اور اسلام نے اس حد تک انہیں عزت اور احترام دیا ہے۔ اگر ہم ان کا حق مارتے ہیں تو ہم مجرم ہیں، ہم ظالم ہیں۔ یہ باتیں جو قرآن میں، دین میں آئی ہیں، ہم شاید انہیں اتنا serious نہیں سمجھتے۔

جناب والا! جب ہم خواتین پر ظلم کی بات کر رہے ہیں، پورے ملک میں یہ ہو رہا ہے، گھروں میں ظلم ہوتا ہے، شہروں میں ہوتا ہے، دیہاتوں میں ہوتا ہے، ہر جگہ ہے، اس کی بنیادی وجہ rule of law کا نہ ہونا ہے۔ آج ہم یہاں عورتوں پر ظلم کی بات کر رہے ہیں، میری بہن بات کر رہی تھی کہ یورپ میں بھی، دنیا میں بھی خواتین کو harass کیا جاتا ہے۔ موجودہ تاریخ کا جو بدترین ظلم ہوا ہے، وہ غزہ کی خواتین پر ہوا ہے، وہ مظلوم خواتین ہیں، بچوں پر ہوا ہے اور مہذب دنیا نے کیا ہے، بظاہر civilized and cultured دنیا نے کیا ہے جو اندر سے بہت برہنہ ہے، انہوں نے کیا ہے۔ امریکہ ان کی support کرتا رہا، سارا West کچھ ممالک کے علاوہ ان کی support کرتا رہا اور اسرائیل نے کس بے دردی سے ظلم کیا ہے، اس کا ظلم کم نہیں ہوا ہے، وہ آج بھی مار رہا ہے۔ وہ مردوں کے ساتھ خواتین اور بچوں کو قتل کر رہا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم ان

مظلوموں کو یاد رکھیں، انہیں نہ بھولیں اور پھر ان ظالموں پر اعتماد بھی نہ کریں۔ امریکہ کو اپنے national interests عزیز ہیں، اسے اپنی national security عزیز ہے، وہ کبھی بھی ہمارے حق میں کام نہیں کرے گا، وہ کبھی بھی ہماری مدد نہیں کرے گا، وہ ہمیشہ یہاں پر sanctions لگاتا آیا ہے، وہ ایک استحصالی قوت ہے، استعماری قوت ہے، اس پر اعتماد کرنا، اسے خوش کرنے کی باتیں کرنا، یہ درست نہیں ہے۔

جناب والا! میں مدتوں بعد بہت تفصیل سے بات کرنا چاہتا تھا، میں نے توجہ دلاؤ notice دیا ہے۔ دیکھیں کہنا اور کرنا دو چیزیں ہوتی ہیں، اگر کہا کچھ جائے اور اس کے مطابق کچھ نہ کیا جائے، اس کے خلاف کام کیا جائے تو اسے نفاق کہتے ہیں۔ اس ملک کا ایک درد 'منافقت' ہے، ہم کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں، ہمیں اس سے نجات پانی چاہیے۔ آپ دیکھ لیں کہ رمضان میں ملک کے جو حالات ہیں، ,Kurram Agency, District Kurram رمضان کا مہینہ ہے، وہاں عورتیں مشکلات کا شکار ہیں، بچے مشکلات کا شکار ہیں، ان کے راستے بند ہیں، وہاں ظلم ہو رہا ہے، پندرہ سے سولہ کلومیٹر کا علاقہ clear نہیں ہو رہا ہے۔ میں نے صوبائی حکومت سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ پہلے تین سو دہشت گرد تھے اب یہاں پندرہ سو دہشت گرد آ گئے ہیں۔ کہاں سے یہ دہشت گرد آ گئے ہیں، انہیں کیوں نہیں روکا جا رہا؟ چھ مہینے ہونے کو ہیں اور وہاں کے علاقے بند ہیں، چیزیں اتنی مہنگی ہیں کہ جس کی انتہا نہیں ہے اور ہم پاکستان میں ایک اور غزہ کو دیکھ رہے ہیں۔ Pick and choose, discrimination ظلم ہوتا ہے، ایوان میں ہمیں ہر مظلوم کے لیے بولنا چاہیے، چاہے وہ treasury سے تعلق رکھتا ہے، چاہے اپوزیشن سے یا چاہے وہ عوام سے تعلق رکھتا ہے، ہمیں سب کے لیے بولنا چاہیے، اللہ تعالیٰ ظالموں کی حمایت کو پسند نہیں کرتا، (عربی): مفہوم: جو کسی بھی ظالم کا ساتھ دیتا ہے، اس کی حمایت کرتا ہے یا ظلم کے مقابلے میں چُپ رہتا ہے، وہ انہی میں سے ہے۔

جناب والا! میں اپنے توجہ دلاؤ notice پر پورے ملک کے امن وامان کی صورت حال پر بات کروں گا لیکن اس وقت میری گزارش یہ ہے کہ چھ مہینے ہونے کو ہیں، کئی سو لوگ مارے جا چکے ہیں، لوگ زخمی ہیں، صوبائی حکومت، مرکزی حکومت اور ہمارے security کے ادارے، یہ سب ذمہ دار ہیں، اپنی اپنی جگہ سب کی ذمہ داری ہے۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ ان کی کوئی

آواز نہیں سن رہا بلکہ elected لوگ، MWM کے elected Chairman of Tehsil Kurram جنہوں نے پینتیس ہزار سے زائد ووٹ لیے تھے، یہاں پندرہ، سولہ ہزار ووٹ لے کر لوگ MNA بنتے ہیں، انہیں 3 MPO کے تحت جیل میں ڈالا گیا، پھر اس پر دہشت گردی کی جھوٹی FIR کاٹی گئی۔ وہ امن کی بات کرتا تھا، وہ وحدت کی بات کرتا تھا، آپ تصاویر دیکھیں کہ اس کے چہرے پر کپڑا ڈالا ہوا ہے۔ پہلے اسے گرفتار کرکے ڈیرہ اسمٰعیل خان لے کر گئے ہیں، اسی دوران FIRs کاٹی گئی ہیں اور اب اسے دہشت گرد declare کر رہے ہیں، یہ ہمارے ملک میں ہے، امن کی بات کرنے والے، انصاف کی بات کرنے والے، عدل کی بات کرنے والوں کو victimize کیا جا رہا ہے، پوچھا جانا چاہیے کہ یہ پندرہ سو دہشت گرد کیوں control نہیں ہو رہے، یہ کہاں سے آ رہے ہیں، یہ لوگ border سے کیسے اندر آ رہے ہیں؟ صوبائی حکومت بھی کہتی ہے کہ ہم تو کچھ بھی نہیں کر سکتے ہیں، یہ ہمارے اختیار میں نہیں ہے۔ چوہدری اعجاز صاحب نہیں آ سکتے، یہ صوبائی حکومت کے اختیار میں نہیں ہے، عون عباس بپی کو اٹھایا جاتا ہے، یہ صوبائی حکومت کے اختیار میں نہیں ہے، یہ کس کے اختیار میں ہے، ہمارے ساتھ یہ کون کر رہا ہے؟

جناب والا! میری گزارش ہے کہ سیاستدان آئیں اور بیٹھیں، ماضی سے آگے نکلیں، آئیں اور سیاستدان control اپنے ہاتھ میں لیں، یہ ملک سیاستدانوں نے عوام کے ساتھ مل کر بنایا تھا، وہی اس کو بچا سکتے ہیں اور آگے لے کر جا سکتے ہیں۔ اگر ہم بیساکھیوں کی تلاش میں رہیں، اگر ہم بیساکھیوں پر اعتماد کرتے رہے تو پھر ہمارا ملک ایسے ہی تماشہ بنتا رہے گا۔ ہمارا آئین بھی تماشہ ہے، ہمارا قانون بھی تماشہ ہے اور ہمارے عوام مظلوم سے مظلوم تر ہوتے چلے جائیں گے۔ آپ دیکھیں کہ ہم ہر چیز میں نیچے گئے ہیں، ہم کون سے چیز میں اوپر گئے ہیں، سوائے لاقانونیت اور آئین کی خلاف ورزی کے۔ لہٰذا میری گزارش ہے کہ آئیں اور اس ایوان کو بھی طاقتور بنائیں۔ ایوان میں بیٹھنے والوں کی عزت ہو۔ یہ کب ہو سکتی ہے؟ جب ہم عوام کے ساتھ کھڑے ہوں گے نہ کہ بیساکھیوں کے ساتھ اور نہ ان کے ساتھ جو الیکشن میں دھاندلی کرتے ہیں۔ نہ ان کے ساتھ جو ہمیں مجبور کرتے ہیں، ہمیں اٹھاتے ہیں، گرفتار کرتے ہیں اور زبردستی ووٹ ڈلواتے ہیں۔ آئین میں یہ ترامیم کیسے ہوئی ہیں؟ خدا کے لیے سیاستدان اکٹھے ہو جائیں۔ ہمارا ملک بہتر ہو جائے گا۔ ہمارا ملک بہت عظیم ہے۔ ہماری تباہی و بربادی کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہم یہاں پر گلے کرتے ہیں کہ ہمارے ساتھ یہ ہوا تھا۔ کس نے یہ کیا

تھا؟ کوئی سیاسی پارٹی اس بات کی متحمل نہیں ہے کہ وہ کہہ سکے کہ ہمارے ساتھ یہ ہوا تھا۔ گھروں کے دروازے توڑ کر اندر داخل ہونا کوئی سیاسی پارٹی اس طرح نہیں کر سکتی۔ جو یہ کام کرتے ہیں ہمیں ان کے ساتھ کھڑا نہیں ہونا چاہیے۔ ہمیں عوام کے ساتھ کھڑا ہونا چاہیے۔ ہمیں آئین اور قانون کے ساتھ کھڑا ہونا چاہیے۔ اپنے خدا کے ساتھ، دین کے ساتھ، قرآن کے ساتھ، یہ ماہ رمضان ہے وہ سنتا بھی ہے اور دیکھتا بھی ہے اور ظالموں سے سخت انتقام بھی لیتا ہے۔ آئیں! ہم اپنے وطن کو بچانے کے لیے اکٹھے ہوں۔ پاکستان کو بچانے کے لیے اکٹھے ہوں۔ ہم پاکستان کے عوام کی بہتری کے لیے اکٹھے ہو جائیں۔ ان شاء اللہ العزیز اگر ہم اس طرح اکٹھے ہوں گے تو ہم بہتر ہو جائیں گے اور ہم آگے بڑھیں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: علامہ صاحب! بہت شکریہ۔ آج کے سیشن میں تین مقرر حضرات کو پانچ پانچ منٹ کا وقت دیا جائے گا۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ رمضان المبارک کا مہینہ ہے۔ منسٹر صاحب صبح سے آ کر تشریف رکھتے ہیں۔ ہم ایجنڈے کی طرف پلٹ رہے ہیں لیکن ضمیر حسین گھمرو صاحب، افنان اللہ صاحب اور کامل علی آغا صاحب بات کریں گے۔ یہ تین حضرات آج بات کر لیں باقی جو رہ جائیں گے وہ پھر Monday کو بات کر لیں گے۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: عمر فاروق صاحب! جب آپ کا نام آ رہا تھا تو آپ اس وقت ہاؤس میں موجود ہی نہیں تھے۔ چلیں quorum point out ہو گیا ہے۔ Please count be made. پانچ منٹ کے لیے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: Tuesday کو میں چیئرمین صاحب سے بھی سفارش کروں گا۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: عمر فاروق صاحب! آپ میری بات سن لیں۔ آپ کی باری آئی تو میں نے دیکھا کہ آپ سیٹ پر موجود نہیں تھے۔ ہاؤس کی کارروائی آگے چلی گئی۔ اب اس کی ذمہ داری اگر آپ ہم پر ڈال رہے ہیں بلکہ پورے ہاؤس پر ڈال رہے ہیں تو ٹھیک ہے۔ گنتی کریں۔

(Count was made)

Mr. Presiding Officer: So, the House is not in quorum. The House stands adjourned to meet again on Tuesday, the 11th of March, 2025 at 11:30 a.m. Thank you.

[The House was then adjourned to meet again on Tuesday, the 11th of March, 2025 at 11:30 a.m.]